بڑا خزانہ

سعودی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کا کلام..... قرآن مجید سارا کا سارا بہت افضل، بہت اعلیٰ اور بہت شاندار ہے..... پھر اس عظیم کلام میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے بہتر..... آیۃ الکرسی ہے.....

آیۃ تو جب پڑھ لیتے ہیں..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

چار طبقے

"آیۃ الکرسی" تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے..... یہ آیت مبارکہ آسان بھی ہے..... اکثر مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے..... اکثر مسلمان یہ بھی جانتے ہیں کہ "آیۃ الکرسی" دنیا کے ہر خزانے اور دولت سے بڑھ کر ہے..... مگر پھر بھی اکثر لوگ "آیۃ الکرسی" کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے..... بات دراصل یہ ہے کہ "آیۃ الکرسی" بہت اونچی نعمت ہے..... یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عطاء نہیں فرماتے..... یہ بہت بڑا اشمالی خزانہ ہے..... یہ خزانہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا..... یہ ایک خاص قسم کی طاقت ہے..... یہ طاقت ہر کسی کو نہیں ملتی..... اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ طرح طرح کے وظائف میں گھنٹوں لگا دیتے ہیں..... مگر "آیۃ الکرسی" نہیں پڑھتے.....

عاملوں کے دروازوں پر گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں..... مگر سب سے بڑا عمل یعنی "آیۃ الکرسی" نہیں اپناتے..... بلکہ حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ..... اگر آپ سے کوئی شخص کوئی خاص عمل پوچھے اور آپ اسے "آیۃ الکرسی" بتا دیں تو وہ مایوس نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے..... کیونکہ وہ "آیۃ الکرسی" کو خاص عمل نہیں سمجھتا..... ہاں اگر اجنبی الفاظ والی دعائیں بتا دو تو وہ خوش ہو جاتا ہے.....

یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ..... "آیۃ الکرسی" صرف چار طبقوں کو اہتمام کے ساتھ نصیب ہوتی ہے:

1. انبیاء علیہم السلام کو..... اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے.....
2. صدیقین کو..... یہ دروازہ کھلا ہے مگر "صدیق" کا بلند مقام بہت کم افراد کو ملتا ہے..... "وقلیل من الآخرین"
3. وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں..... اسے "آیۃ الکرسی" کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... یہ دروازہ کھلا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں اس طبقے میں شامل فرمائے
4. وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل یعنی شہید ہونا ہو..... اسے "آیۃ الکرسی" کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ میں سے جو چاہتا ہو اسے یہ مقام عطاء فرمائے.....

بھائیو! اور بہنو! "آیۃ الکرسی" بڑی نعمت ہے..... بہت عظیم نعمت..... زندگی کے سانس باقی ہیں اس نعمت کا زیادہ سے زیادہ ذخیرہ جمع کر لو..... آیئے دل کے شوق سے پڑھتے ہیں..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

مردود کا برا حال

اس زمانے کے ایک بڑے شیطان "نریندر مودی" کا آج کل بہت برا حال ہے..... مودی میں اگر تھوڑی سی غیرت ہوتی تو وہ خودکشی کر لیتا..... مگر غیرت کہاں؟..... کشمیر کا احتجاج اس سے سنبھالا نہیں جا رہا..... اللہ تعالیٰ اہل کشمیر کو غلبہ اور فتحیاب عطاء فرمائے..... پٹھان کوٹ پر حملے کے بعد مودی نے بعض بڑے بڑے دعوے کر لئے..... مگر وہ اپنا کیا دعویٰ بھی پورا نہ کر سکا..... اندری پر حملے کے بعد اس نے کارروائی کی دھمکی دی..... مگر دھوتی میں ہی سرجیکل سٹرائیک ہو گیا..... سارک کانفرنس منسوخ کرا کے پاکستان کو تنہا کرنے کی بات کی..... مگر خود اپنی دولتی پالیسیوں کی وجہ سے ہر جگہ منقلک ہو گیا..... پاکستان کا پانی بند کرنے کی دھمکی دی..... مگر خود اس کا اپنا پانی لداخ کا راستہ بدل گیا..... ابھی پانچ ملکوں کے اجلاس میں پھر مجاہدین کا مسئلہ اٹھایا تو چینی صدر نے ایسا ڈبل کیا کہ مودی کو "چنگ چی" بنا دیا..... ایک ذلت کے بعد دوسری ذلت..... ایک رسوائی کے بعد دوسری رسوائی..... کاش پاکستان کی سیاسی حکومت میں کچھ دم ہوتا تو..... اب تک نقشہ ہی بدل چکا ہوتا..... اہل کشمیر کی جرأت و استقامت کو سلام..... عظیم عرش اور عظیم کرسی کا مالک..... اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ساتھ ہے..... آیئے دامنہ جذبے سے پڑھتے ہیں..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

عجیب نکتہ

"آیۃ الکرسی" کے بارے میں احادیث، روایات اور اقوال بہت زیادہ ہیں..... اس عظیم الشان "آیت مبارکہ" کی فضیلت صحیح احادیث میں بھی آئی ہے..... اور بہت سی ضعیف روایات بھی اس کے فضائل بیان کرتی ہیں..... امت مسلمہ کے ائمہ، محدثین اور صوفیائے اس آیت مبارکہ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں..... اور اس کے عجیب و غریب فضائل و خواص بیان فرمائے ہیں..... ہمیں اپنی نظر "احادیث صحیحہ" پر رکھنی چاہیے..... اور ان سے "آیۃ الکرسی" کا مقام سمجھنا چاہیے..... "احادیث صحیحہ" میں آیت الکرسی کا ایک خاص فائدہ یہ مذکور ہے کہ..... یہ آیت مبارکہ شیطان کو بھگاتی ہے..... شیطان کے شر، وسوسے اور نقصان سے بچاتی ہے..... اور اس کا پڑھنے والا ایک ایسی خاص حفاظت میں آ جاتا ہے جس حفاظت کو شیاطین نہیں توڑ سکتے..... اور آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ حفاظت کے خاص فرشتے نازل فرماتا ہے..... یہ مضمون کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے..... اس سے بعض اہل علم نے یہ عجیب نکتہ سمجھا ہے کہ..... آیۃ الکرسی انسان کو شیطان، جن، جادوء نظر سے تو بچاتی ہی ہے..... ساتھ ساتھ ہر اس حالت میں یہ کام آتی ہے جسے "شیطانی حالت" یا "شیطانی کیفیت" کہہ سکتے ہیں..... یہ شیطانی حالت ہم پر شیطان کے حملے کی وجہ سے طاری ہوتی ہے..... مثلاً بہت زیادہ غصہ، گندی اور ناجائز شہوت کا بھڑکنا..... بد نظری کی طرف مائل ہونا..... سیاہی یعنی کالا پن میں پڑنا..... مسلمانوں سے فضول جھگڑا یا گالی گلوچ کرنا..... ایک دم مایوس ہو کر سمجھ جانا..... غیر اللہ میں سے کسی کے خوف یا ڈر کا مسلط ہو جانا..... وغیرہ وغیرہ.....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر..... شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں..... وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے..... اب جبکہ "آیۃ الکرسی" میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ..... وہ اصل شیطان کو بھگا دیتی ہے تو پھر..... شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے..... لہٰذا ہم پر جب ایسے "شیطانی حالات" آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے "آیۃ الکرسی" کا ورد شروع کر دیں..... اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہو جائیں گی..... اسی طرح اگر یہ "شیطانی کیفیات" ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں..... مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا..... اہل غیبت کی مجلس، چغل خوروں کے نغمے..... تب بھی ہم "آیۃ الکرسی" کی امان میں..... آ کر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کر سکتے ہیں.....

آیئے عمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں.....

اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

یہ دن بھی آنا تھا

ابھی چند سال پہلے کی بات ہے کہ..... امریکہ کو سب نے دنیا کی "اکیلی" سپر پاور "تسلیم کر لیا تھا..... امریکہ کے مقابلے پر کمزور سوویت یونین بکھر چکا تھا..... اور یورپ امریکہ کے تلوے چاٹ رہا تھا..... مسلمانوں میں گھسے ہوئے "لبرل افراد" امریکہ کا تذکرہ..... نعوذ باللہ ایک ناقابل شکست طاقت کے طور پر کرتے تھے..... اور امریکہ کے خلاف سوچنے کو بھی جرم اور گناہ قرار دیتے تھے..... وہ "آیۃ الکرسی" ہے (ترمذی) سورہ بقرہ کو قرآن کی کوہان اس لئے فرمایا کہ یہ سب سے لمبی سورت ہے، نیز وہ بہت سے احکام پر مشتمل ہے یا اس لئے کہ اس میں "جہاد" کا حکم ہے جس سے اسلام کو سربلندی حاصل ہوتی ہے اور "آیۃ الکرسی" کو تمام آیتوں کی سردار فرمانے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس آیت میں اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں طرح اللہ تعالیٰ کا نام "مرۃ" مرتبہ آیا ہے واللہ اعلم..... (فضائل حفظ قرآن)

آپ قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں شیطان کا کردار پڑھیں..... وہ کس طرح سے کافروں کو مسلمانوں پر حملے کے لئے اکساتا ہے..... کس طرح سے منافقین کو جہاد کے خلاف استعمال کرتا ہے..... وہ کس طرح سے مال پر بخل کے فلسفے گھڑتا ہے تاکہ وہ جہاد پر مال خرچ نہ کریں..... وہ کس طرح سے مسلمانوں میں کافروں کا خوف اور رعب پھیلانے کی کوشش کرتا ہے..... خلاصہ یہ کہ شیطان ہر سطح پر جہاد اور مجاہدین کے خلاف سرگرم رہتا ہے..... "آیۃ الکرسی" شیطان اور اس کی تمام تدبیروں کا توڑ ہے..... مجاہدین اگر اسے اپنائیں تو وہ "مضبوط، غالب اور ثابت قدم رہیں..... اور شہادت تک ڈٹے رہیں..... دوسرا یہ کہ "آیۃ الکرسی" میں "حفاظت" کی مضبوط تاثیر ہے..... جیسا کہ کئی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے..... چنانچہ اگر مجاہدین "آیۃ الکرسی" کا اہتمام کریں تو وہ دشمنوں کی بہت سی سازشوں اور تدبیروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں ان شاء اللہ

آیئے محبت کے ساتھ پوری آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

ایک وظیفہ

آج "آیۃ الکرسی" پر یہ کالم لکھنے کے لئے..... اپنے سامنے "تفسیر مدارک" بھی رکھی تھی..... تاکہ "آیۃ الکرسی" کی مختصر تفسیر اور تبدیر لکھا جائے..... احادیث کے کچھ مجموعے بھی رکھے تھے تاکہ بعض احادیث مبارکہ "آیۃ الکرسی" کے بارے میں آ جائیں..... اور محسن المعارف الکبریٰ کا عربی ترجمہ بھی رکھا تھا کہ..... آیۃ الکرسی کے کچھ خواص و مجربات آ جائیں..... غیر انٹیا کے سخرے میڈیا کا بھی کچھ تبصرہ کرنا تھا..... مگر کالم کی تحریر مکمل ہو گئی اور یہ ساری باتیں رہ گئیں..... زیادہ مکمل کالم کھلکھلا جائے تو پڑھنے والے پچھلی بات بھول جاتے ہیں..... اور فائدہ کم ہوتا ہے..... چلیں جو کچھ آ گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے..... بس آخر میں چند ضروری باتیں اور ایک وظیفہ..... پہلی بات یہ کہ..... آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی "آیۃ الکرسی" کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کرا لیں..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے..... اس لئے ہر مومن قاری کو اپنی "آیۃ الکرسی" اور "باقی تلاوت" درست کر لیں..... اس بارے میں ہرگز شرمائیں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ مسلمان ہو کر غلط قرآن پڑھنا بڑی بے شرمی والا کام ہے..... دوسری بات یہ ہے کہ "آیۃ الکرسی" کا ترجمہ پڑھ لیں اور سمجھ لیں..... اور اس میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس پر اپنے یقین کو مضبوط کریں..... وعدہ تو نہیں البتہ ارادہ ہے کہ..... ان شاء اللہ اگلے کالم میں بندہ بھی مختصر ترجمہ اور تفسیر لکھ دے گا..... تیسری بات یہ ہے کہ پختہ عزم اور وعدہ کر لیں کہ..... ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھیں گے..... گھر اور مطرب کے بعد تین بار..... گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت..... اور رات کو سوتے وقت..... یہ آیۃ الکرسی کا ضروری نصاب ہے..... باقی مزید جس کو جتنی توفیق ملے..... ان تین باتوں کے بعد وظیفہ حاضر خدمت ہے..... جس مسلمان کو رزق کی تنگی ہو، اسباب بند ہو چکے ہوں..... قرضے بکڑ چکے ہوں اور کوئی ذریعہ وسیلہ نہ بنتا ہو..... وہ دو رکعت نماز ادا کرنے کا باوضو..... ایک سو ستر بار آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کے بعد تین ہزار بار..... یَا کَافِیُ، یَا غَنِیُّ، یَا فَتَّاحُ، یَا رَازِقُ..... پڑھے..... اور آخر میں دعا کرے (اول آخر سات سات بار درود شریف)

عمل اگر آج ہی رات کے بعد یا تہجد کے وقت ہو تو بہت زیادہ موثر ہے..... ورنہ کسی بھی وقت کر لیں..... ان شاء اللہ ایک بار کرنے سے ہی خیر کے آثار ظاہر ہو جائیں گے..... بس یقین رکھیں اور تھوڑا سا صبر اور انتظار کریں..... یا اللہ! ہر مومن مسلمان مرد و عورت کو..... رزق حلال و افر سے عطا فرما..... اور ہم سب کو "آیۃ الکرسی" کی خاص برکات عطا فرما.....

آیئے! آج کے کالم میں ساتویں بار آیۃ الکرسی پڑھ لیں..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد و الہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆☆☆.....☆☆☆

> اگر آپ سے کوئی شخص کوئی خاص عمل پوچھے اور آپ اسے "آیۃ الکرسی" بتا دیں تو وہ مایوس نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے..... کیونکہ وہ "آیۃ الکرسی" کو خاص عمل نہیں سمجھتا..... ہاں اگر اجنبی الفاظ والی دعائیں بتا دو تو وہ خوش ہو جاتا ہے.....

> آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی "آیۃ الکرسی" کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کرا لیں..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے.....

کلمۂ حق

i.maqsood313@yahoo.com

آنکھیں کھولیں

تعجب ہے ان لوگوں پر جو کشمیر، حیدر آباد دکن، ریاست جونا گڑھ، ریاست سکم اور دیگر بڑی ممالک کے ساتھ بھارت کے خوفناک مظالم، دیگر کرہی سے دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کے بہترین تعلقات ہیں صرف مسئلہ کشمیر رکاوٹ ہے اور یہ مسئلہ حل ہوتے ہی ہمیں دودھ اور شہدی نہریں بہنے لگیں گی.....

یہی بات یہ ہے کہ اس سوچ میں ہماری خیالی کا قصور بھی نہیں کیونکہ ہمارے اکثر کشمر انہی کا بدزلانہ رویہ بلکہ گھر پھلگی ہوئی انڈین فلموں کی تندگی اور فحش کی ہوفرنی نے ہمارے دلوں کی بھرمانہ خاموشی نے ہی ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں بھارت اپنے تمام تر دہشت گردانہ اقدامات کے ساتھ بھی معصوم نظر آتا ہے اور پاکستان صرف چند معمولی اور محدود جوابی اقدامات کر کے بھی مجرم دکھائی دیتا ہے.....

پاکستان میں ہی کئی سوال کرتی ہے کہ بھارت کی پاکستان کے ساتھ دشمنی کیا ہے..... جو دونوں ملکوں کو ماضی میں بھی عسکری ٹکراؤ تک لے چلتی رہی اور اب بھی ہر وقت جنگ کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں تو عام طور پر دانشور انہیں ایک ہی جواب دیتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر ایک ایسا حل طلب مسئلہ ہے کہ جب تک بھارت کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق نہیں دیتا ان کے آزادی کے حق کو تسلیم نہیں کرتا تو پاک بھارت تعلقات کشیدگی ہی رہیں گے.....

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسئلہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی اور اصولی حیثیت کا تنازعہ ہے اور بھارت نے کشمیری قوم پر جیسے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے اس کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب لینا کہ صرف کشمیر ہی جد ہے سی دونوں ممالک کے حالات خراب ہیں اور اگر پاکستان بھارت کی اس دکھتی رگ سے دباؤ بنا لے تو ہر طرف امن ہی امن ہو گا؟ ہر سمت خوشحالی کا دور دورہ ہو گا اور دونوں ممالک کے لوگ آرام دسکون سے رہیں گے، یہ ایک خطرناک غلط فہمی ہے۔

چالاکیہ سیاست کے پروردگار بھارتی حکمرانوں کی بڑی ممالک سے ازلی دشمنی سمجھنے کے لیے ایک نظر اس پر ڈالنے کی ضرورت ہے.....

کیا بھارت کے اپنے گرد موجود دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات دوستانہ اور بارمل ہیں؟ اگر ایسا ہے تو 1962ء میں چین کے ساتھ بھارتی شکست کی جنگ کی صورت کیوں اختیار کی۔ بھارتی مورخین کی تحریریں اعتراف کریں گی کہ وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اگر بھارت متنازعہ علاقے ہونے کے باوجود چین کے زیر کنٹرول علاقے پر قبضہ کی غلطی نہ کرتا تو چین نے جوابی کارروائی نہیں کرنی تھی۔

چین نے تو تاریخی طور پر سکم کے تبت سے جغرافیائی تعلق کے باوجود بھارت کی سکم پر قبضے کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہیں کی حالانکہ 1947ء میں برطانوی ہند کی تقسیم کے وقت بھارت کے بعد سکم کو بھی بھوٹان کی طرح آزاد ریاست کا درجہ دے کر تاج برطانیہ نے اسے آزاد کر دیا تھا جہاں بھوٹان و نیپال کی طرح بادشاہت کا نظام قائم ہوا۔

1962ء میں جب بھارت اور چین کے درمیان جنگ ہوئی تو سکم کا ایک آزاد ملک کے طور پر موجود تھا۔ گو نہرو نے سکم کے بادشاہ سے ایک معاہدہ کے تحت سکم کے دفاع و خارجہ معاملات پر حق حاصل کر لیا لیکن سکم کی آزاد حیثیت برقرار رہی۔ ریاست جونا گڑھ و حیدر آباد دکن کی طرح بھارت سکم پر قبضہ کی نیت رکھتا تھا جس کیلئے بھارت نے وہاں پہلے تو امن و امان کے مسائل پیدا کئے بعد ازاں 1973ء میں سکم کے بادشاہ کے خلاف بغاوت برپا کر کے قیام امن کے نام پر پولیس کی بھاری نفری سکم میں داخل کر دی۔

دوسرے لفظوں میں بھارت نے سکم پر قبضہ کر لیا اور آخر کار 1975 میں بھارتی پارلیمنٹ میں پیش کردہ قرارداد کے بعد ریاستی ایکٹ کے تحت سکم کو بھارت میں شامل کر لیا گیا۔ اس سے قبل بھارت مشرقی پاکستان میں پاکستان کی سلامتی کیخلاف کامیابی سے اپنی سازش کو بروئے کار لا چکا تھا۔ بنگلہ دیش کے قیام کے بعد کو آج کل نیو دہلی اور ڈھاکہ میں گاڑھی چھن رہی ہے لیکن سندری حد دو دریاؤں کے پانی سرحدی تنازعات جوں کے توں موجود ہیں جن کی بنا پر بھارتی میں بھارت اور بنگلہ دیش کی افواج کے درمیان متعدد خونیں جھڑپیں ہو چکی ہیں۔

ان تنازعات کا حتمی و ابدی بھارت کیلئے خصوصی مہربانی بھی خاتمہ نہیں کر سکی۔

مالدیپ کی بھارت کے ساتھ نہ کوئی سرحد ملتی ہے نہ ہی کوئی سندری حدود کا جھگڑا ہے تو پھر کیا یہ حقیقت نہیں کہ 1988ء میں بھارت نے مالدیپ پر قبضے کی کوشش کی جہاں وہ 1980ء سے سری لنکا میں سرگرم گوریلا تنظیم پی ایل ٹی ای کو ہماشی پھیلانے کیلئے استعمال کر رہا تھا۔

3 نومبر 1988ء کو 80 کے قریب سری لنکن گوریلوں نے مالدیپ کے دارالحکومت مالے پہنچ کر ائرپورٹ کے علاوہ دیگر اہم سرکاری عمارتوں و حساس تنصیبات پر قبضہ کر لیا۔ مالدیپ کے سربراہ نے فوری طور پر مدد کیلئے امریکہ، برطانیہ و بھارت کو مراسلے بھیجے۔ قریب ہی سمندر میں امریکی بحری بیڑے کی موجودگی کے باوجود بھارت کو موقع فراہم کیا گیا کہ وہ بھارتی انٹونوف سے آئی ایل 76۔ سائنتہ ٹرانسپورٹ طیاروں کے ذریعے 1600 فوجیوں پر مشتمل خصوصی فورس مالے روانہ کر دے۔

بھارت کا فوجی دستہ بریگیڈیئر فرخ بلسارا کی سربراہی میں 2 ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مالے پہنچا تو سری لنکن گوریلے وہاں سے دم دبا کر بھاگ گئے۔ اس ڈرامائی بغاوت کو مالدیپ کے امن آج بھی افسانوی بغاوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بھارت کا آپریشن کیکٹس کے نام سے مدد پر مالدیپ کا صدر مامون عبدالقیوم بھارت کا اس قدر ممنون ہوا کہ اب مالدیپ کو بغیر اعلان شدہ بھارتی کالونی تصور کیا جاتا ہے۔

سری لنکا میں مال گوریلوں کے ذریعے بھارت نے 2 دہائیوں تک تباہی مچائے رکھی۔ بھارت سری لنکا میں اپنی فوجیں واپس بلائی پڑیں۔

علاوہ ازیں عالمی قوتیں بھی بھانپ گئی تھیں کہ بھارت سری لنکا پر قبضے کی نیت رکھتا ہے تو بھارتی فوج کی رکھتی میں عالمی دباؤ کا بھی بڑا عمل دخل تھا۔ تاہم 30 جولائی 1987ء کو سری لنکا میں کولمبو ائرپورٹ پر بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی پر فوجی دستے کی سلامی کے دوران ایک سری لنکن فوجی کی طرف سے

بقیہ صفحہ پر

اپنے پرانے کرم موجود دیگر پھوٹی، ہاسٹوں پر کنٹرول کی طرح دسترس چاہتا تھا جسے سری لنکا کی عوام اور حکومتوں نے ناکامی سے دوچار کر دیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب بھارت قیام امن میں معاونت کے نام پر 1987ء میں اپنی ایک انٹونوف سری لنکا پہنچنے میں کامیاب ہو گیا لیکن سری لنکا میں بھارتی فوج کے سری لنکن عوام کے ساتھ انتہائی بھیانک آمیز سلوک اور اس ماہ پر وہاں بھارتی فوج پر ہونیوالے حملوں کے نتیجے میں بھارت کو 1990

اظہار تعزیت

نحمدہ

مولانا عمید الغفار خطاری (المرابطون) کی والدہ محترمہ، جام عثمار اللہ (رحیم یار خان) کی اہلیہ، بھائی محمد سجاد (گوجرانوالہ) کے والد محترم کے سانحۂ ارتحال پر ان کے لواحقین کا اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

معارف سورۃ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ

ولما بلغ اشده واستوى اتيه حكما وعلما وكذلك نجزى المحسنين

اور جب پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا، دی ہم اس کو حکمت اور سمجھ، اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو۔ (القصص آیت ۱۴)

حضرت موصوفؒ نے اس آیت مبارک کی تفسیر میں تحریر فرمائی ہے:

"اَشُدَّ کے لفظی معنی قوت وشدت کی انتہا پر پہنچنا ہے، یعنی انسان بچپن کے ضعف سے دور ہنچا قوت وشدت کی طرف بڑھتا رہے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کے وجود میں بچپنی قوت وشدت آسکتی تھی وہ پوری ہو جاتے اس وقت کو اشد کہا جاتا ہے اور یہ زمین کے مختلف خطوں اور قوموں کے مزاج کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی کا اشد کسی کا زمانہ جلد آجاتا ہے کسی کا دیر میں۔ لیکن حضرت ابن عباسؓ اور مجاہدؒ سے بروایت مہران خمید یہ منقول ہے کہ اشد عمر کے تینتیس سال میں ہوتا ہے اسی کو سن کمال یا سن وقوف کہا جاتا ہے، جس میں بدن کا نشو ونما ایک حد پر پہنچ کر رک جاتا ہے اس کے بعد چالیس کی عمر تک وقوف کے زمانہ ہے اسی کو استوی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے چالیس سال کے بعد انحطاط اور کمزوری شروع ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عمر کا اشد تینتیس سال کی عمر سے شروع ہو کر چالیس سال تک رہتا ہے۔ روح قرآنی" (معارف القرآن جلد ششم)

اِن دنوں آیات مقدسہ میں یفرق بین غیر ونظر آتا اور کھائی دیتا ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں لفظ "استوٰی" منقود اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں موجود ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کے لحاظ سے پہلے نبوت ملی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کے لحاظ سے بعد میں نبوت ملی تھی، ماں نے باری تعالیٰ نے یہ الوکھا اور نرالا طرز بیان اختیار فرمایا۔

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہو وہ یہ ہے کہ جس طرح ان دونوں حضرات انبیاء علیہما السلام کے بچپن اور جوانی کو بیان فرمایا گیا ہے وہ کیا حضرت انبیاء علیہم السلام کے ان دونوں زمانوں کو کیوں بیان نہیں فرمایا گیا؟

حقیقت یہ ہے کہ اس کی سختیں تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

ویسے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ یہ دونوں حضرات علیہما السلام اپنے اپنے گھروں سے باہر اغیار کے گھروں میں بچپن کی منزلیں طے کرنے کے عالم شباب تک پہنچ گئے تھے، اسی لئے ان مقدس حضرات علیہما السلام کے دونوں زمانوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

دعوت عشرت

زلیخا نے شرم سے منہ موڑ لیا
حیا سے تعلق توڑ لیا
غیرت کا دامن چھوڑ دیا
منہ کھول اور بول اٹھی :

طوے سے طور ہوئے جاتے ہیں
اور سے اور ہوئے جاتے ہیں
جب سے رکھا ہے جوانی میں قدم
قتل غمور ہوئے جاتے ہیں

سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے گھر میں بچپن کی منزلیں طے کر کے جب جوانی میں قدم رکھا تو آپ علیہ السلام کی جوانی لاثانی تھی کیونکہ جوانی کی تیک اور شباب کی دمک سے آپ علیہ السلام کا حسن اور چمن دوبالا ہو گیا، زلیخا جو پہلے ہی اس حسن کا آسیب تھی، وقت کی شدت سے متفکر اور سوختہ دل خواص میں تھی تو اب وہ حسن یوسف دیکھ کر سنبھل نہ سکی اور بوالہوسی ہو گئی۔

اسی حالت میں اس نے نسوانی عادت کے مطابق اپنی نسوانی حسرت کو پورا کرنے، اپنے ارمان نکالنے اور نفس پرستی کی آگ بجھانے کا تہیہ اور عزم بالجزم کر لیا۔ چنانچہ ایک دن زلزلی برق لباس بلکہ کوہ حسن کے سارے نسوانی ہتھیار سے لیس ہو کر، خوب سج سنور کے اور اپنی آتش حرارت کو بجھانے کے لئے سراپا آتش بن کر مکان کے دروازے بند کر دیئے۔ اپنی عزت وعظمت کی چادر کو تار تار کر کے، اپنی امید کو بلانے اور اپنی آرزو کو پوری کرنے کے لئے بے خوف وخطر شعشعہ وفخرہ ناز وادا سے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت عشرت دی، حضرت قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے:

وراودته التى هو فى بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هيت لك (آیت ۲۳)

اور پھسلایا اس کو اس عورت نے جس کے گھر میں تھا اپنا جی قابو سے اور بند کر دیئے دروازے اور بولی شتابی کر۔

اس آیت مبارکہ میں دو افراد کے واقعہ کا ذکر ہے:

اول: حضرت یوسف علیہ السلام

دوم: عزیز مصر کی عورت (زلیخا) کا ذکر ہے۔

زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت عشرت بھی دونقطوں میں دی:

اول: **هيت**

دوم: **لك**

علماء اسلام نے ان دونوں لفظوں کے معنی یوں تحریر فرمائے ہیں:

۱) "آؤ جاؤ" (تفسیر ابن کثیر اردو)
۲) "ادھر آ قریب" (تفسیر فوز الکبیر اردو)
۳) "شتابی کر" (تفسیر موضح القرآن)
۴) "آؤ کہتی ہوں میں تجھ کو" (ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)
۵) "آؤ" (تفسیر حقانی)
۶) "آجاؤ تم ہی سے کہتی ہوں" (تفسیر بیان القرآن)
۷) "آمیز سے پاس" (القصص القرآن ص ۲۹۱)

متقیہ کر کے یوسف کو زلیخا پھر یوں بولی!
میری جان جاتی ہے تیری دل لگی ظہری
سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی دونقطوں میں زلیخا کی سوہان روح اور کرہ دعوت کو ٹھکرا دیا:

اول: **معاذ**

دوم: **الله**

یعنی "اللہ بچائے" (تفسیر بیان القرآن)

قرآن پاک کے فرمان سے یہ سر نکل جاتا اور اس باعث پاتا ہے چنانچہ اول حکم تلیم اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے اس شعر کی موقع پر وہ کام نہایت ضروری اور اشد لازمی ہیں:

اول: اپنی عزت کو بچانا

دوم: مصری عورت کو سمجھانا

چونکہ یہ دونوں کام نبوت کے فرائض منصبی میں بھی داخل وشامل ہیں، اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اول کام کے لئے دو لفظ (معاذ اللہ) نبوت کی حیثیت سے اور حق تعالیٰ کے حیثیت کے پیش نظر ہی زلیخا کو ارشاد فرمائے اس حقیقت سے یہ صورت خود بخود ناپید اور دور ہو جاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس وفاداری کے ناتہ سے کے اور وارد ہے۔

☆☆☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

آخرت میں صرف اعمال ساتھ کام آئیں گے

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا کیا جانتے ہو تمہاری مثال اور تمہارے مال واہل وعیال کی مثال کیا ہے؟

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے ایک کی مثال اور اس کے مال اور آل واولاد اور عمل کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کے تین بھائی تھے، جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے ایک بھائی کو بلایا اور کہا کہ تجھ پر جو حادث طاری ہوئے دوم تجھ کو، نہ ہوئے ہوں، تو بتا! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ کر سکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں اور تیری جو حاجت ہے اس پر رات بھر کھڑا رہوں، جب تم مر جاؤ تو تجھے غسل دوں، کفن پہناؤں اور اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھاؤں، کسی اٹھانے والے کو کندھا بٹاؤں اور جب میں تجھے دفن کر کے واپس آجاؤں تو لوگوں کے سامنے تیری تعریف کروں جو کچھ مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے (یہ بھائی اس کے کہنے کو قبول نہیں کیا ہے اور چپ ہے) آپ ﷺ نے صحابہ سے سوال کیا: تم اس بھائی اللہ اُحد کہہ اس سے کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم تو اس سے کوئی ایسی چیز جس میں کوئی منفعت ہو! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنے دوسرے بھائی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم تو اس سے بھی بہتر ہے۔ مجھ پر جو حادث آئے، تم دیکھ رہے ہو، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ تمہارے لئے میرے پاس کوئی کام کی چیز نہیں، مگر جب تک تم زندوں میں شمار ہوتے ہو، جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا راستہ دوسرا ہوگا، میرا راستہ دوسرا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کا دوسرا بھائی ہے جس کو مال کہتے ہیں، تاہم اس کو دیکھ رہے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول

معارفِ نبوی

اللہ! کچھ کام کا نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بھائی نے کہا ہے کہ مجھ پر جو مارے ناز ل ہوا ہے اور میرے اہل خانہ نے اور میرے مال نے جو حادث دیا ہے، دوم کو نہ تجھ کو، نہ ہوئے ہوں، تو بتا! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ کر سکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں اور تیری جو حاجت ہے اس پر رات بھر کھڑا رہوں، جب تم مر جاؤ تو تجھے غسل دوں، کفن پہناؤں اور اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھاؤں، کسی اٹھانے والے کو کندھا بٹاؤں اور جب میں تجھے دفن کر کے واپس آجاؤں تو لوگوں کے سامنے تیری تعریف کروں جو کچھ مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے (یہ بھائی اس کے کہنے کو قبول نہیں کیا ہے چپ ہے) آپ ﷺ نے صحابہ سے سوال کیا: تم اس بھائی اللہ اُحد کہہ اس سے کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم تو اس سے کوئی ایسی چیز جس میں کوئی منفعت ہو! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنے دوسرے بھائی کے بارے میں کہتا ہے: مجھ پر جو حادث آئے ہیں، تو دیکھ رہے ہو، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ تمہارے لئے میرے پاس کوئی کام کی چیز نہیں، مگر جب تک تم زندوں میں شمار ہوتے ہو، جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا راستہ دوسرا ہوگا، میرا راستہ دوسرا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کا دوسرا بھائی ہے جس کو مال کہتے ہیں، تاہم اس کو دیکھ رہے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ جو مال ہی ہوتے ہیں۔

مگر عرصہ کے بعد مگر سیا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی گئی اور جب دربار میں حاضر ہوئی تو اس سے دریافت کیا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ مگر ملکہ نے جواب دیا: "ایسا معلوم ہوتا ہے" گویا ہوئی ہے "یقینی تخت کی ساخت اور مجموعی حیثیت تو بیدہی ہے کہ میرے اپنا تخت ہے اور قدرت وہیئت کو تبدیلی اس یقین میں مزید پیدا کر دی ہے، اس لئے یہ بھی یقین کہہ سکتی کہ یہ اسی میرا ہی تخت ہے۔

ملکہ سبا نے ساتھ ہی یہ بھی کہا: مجھ کو آپ کی یہ نظیر اور عدیم المثال قوت وطاقت کا پہلے علم ہو چکا ہے۔ ہوں اور اب تخت کا یہ بھی اطمینان ہو گیا

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

القلم

ہفت روزہ

پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

46 | 11 | 19 تا 25 محرم الحرام 1438ھ بمطابق 21 تا 27 اکتوبر 2016ء

اللّٰھم

حساب میں آسانی کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ:

اے اللہ میرے حساب کو آسان کرنا۔

بلمند، فاریاب، قندوز، خوست اور قندھار مجاہدین نے 200 سے زائد اتحادی لڑکانے لگائے، افغان نائب صدر رشید دوستم کے بھی زخمی ہونے کی تصدیق

طالبان کی پیش قدمی

ضلع غورمیر پر مجاہدین کا قبضہ لشکر گاہ میں 100 اہلکار قتل

225 فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

63 بنک اہلکار بھی غنیمت

حکومت کی کوشش ناکام ہو گئی

مجاہدین نے لشکر گاہ شہر کے نواحی علاقے میں لڑائی کے دوران پسپا ہوتے ہوئے اہلکاروں کو گھیر کر قتل کیا، 22 فوجی گاڑیاں، درجنوں ٹرک، بیسکڑوں رائفلیں بھی غنیمت

جھڑپوں میں فوجیوں کی امدادت بڑھنے کا افغان اعتراف، ترین کوٹ میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملے میں 10 اہلکار ہلاک، 3 ٹینک تباہ، فاریاب میں 69 ہلاکتیں

حملوں میں 20 سے زائد فوجی ٹینک، درجنوں فوجی گاڑیاں بھی تباہ، کئی چیک فورسز جانی اور مالی نقصان پر حواس باختہ، حکومت کی جنگی حکمت عملی مکمل طور پر ناکام بنادی گئی

سرپل میں 13 اہم علاقے بھی فتح کر لئے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

کابل (نیوز ایجنسیاں) افغانستان میں طالبان بلمند، فاریاب، قندوز، خوست، قندھار سرپل سمیت مزید کئی اضلاع کی تصدیق کی گئی ہے، وہ دو آب کے ضلع جاری، اتحادی اور فورسز مجاہدین کے ساتھ لڑائی کے دوران پسپا ہوئے اتحادی فورسز کو گھیر کر قتل کیا گیا، 22 فوجی گاڑیاں بھی تباہ، کئی چیک فورسز جانی اور مالی نقصان پر حواس باختہ، حکومت کی جنگی حکمت عملی مکمل طور پر ناکام بنادی گئی

سرپل میں 13 اہم علاقے بھی فتح کر لئے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

طالبان کے اسلحہ جاری کردہ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے، 100 اہلکار گرفتار کر لئے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

کنڑ سمیت 200 سے زائد اتحادی لڑکانے، طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور 63 بنک، اہلکاروں کو گھیر کر قتل کیا اور 22 فوجی گاڑیاں، جاہدین نے قبضہ کر لیا، لشکر گاہ میں 100 اہلکار قتل، افغان نائب صدر رشید دوستم کے بھی زخمی ہونے کی تصدیق، دیگر ساز و سامان غنیمت کر لیا، درجنوں ٹرکوں، بیسکڑوں (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

جلاد کے حملوں کا نیا سلسلہ شروع

روسی اور اسدی فورسز کی وحشیانہ بمباری سے 150 شہید

پرائمری اسکول بھی شیلنگ کا نشانہ بنا جس میں 5 بچے ابدی نیند سو گئے، مارکیٹ پر بمباری میں 28 افراد کی شہادتیں ہوگئیں، اسپتال پر بکٹر بلسٹر بم گرائے گئے

لاشوں کے ڈھیر پر بشار الاسد کا طلب فتح کرنے کا خواب، شہر میں فضائی حملوں کا نیا سلسلہ شروع، الکلاسیہ، بستان القصر اور الحطرکی اضلاع میں بمباری

حلب (نیوز ایجنسیاں) حلب و ریف کا نیا سلسلہ شروع، روسی اور بشار الاسد فورسز کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں 150 افراد شہید ہوگئے، زخمیوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے، اسپتال پر بکٹر بلسٹر بم گرائے گئے، پرائمری اسکول کو نشانہ بنایا گیا جس میں 5 معصوم بچے ابدی نیند سو گئے، شام کا خاکم عمر بن عبدالعزیز بشار الاسد لاشوں کے ڈھیر پر طلب فتح کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے، ہر صورت حلب پر قبضے کے اعلان کے بعد شہر میں فضائی حملوں کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور اس دوران ایک اسپتال کو بھی نشانہ بنایا گیا، ایم ایس اسپتال پر بھی بم گرائے گئے، ایک بچے سمیت 25 افراد کی شہادتیں ہوگئیں، اسپتال پر بکٹر بلسٹر بم گرائے گئے، ایک فارماسسٹ بھی شہید ہو گیا، بشار فضائیہ نے حلب (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

اسرائیلی فوج نابلس، فلسطینی کیمپ پر ٹوٹ پڑی، خواتین اور بچوں پر تشدد، 3 شہید

جنگی طیاروں کی آڑ میں صیہونی فورسز نے کارروائیاں کیں، جنین کے کاروباری علاقے کو نشانہ بنایا، دو شہید، 5 زخمی، 9 بچوں سمیت 25 فلسطینی گرفتار

غزہ کی پٹی میں سوئے شہریوں پر فائرنگ سے 13 سالہ بچہ جبکہ بیت المقدس میں فائرنگ سے ایک شہید، 5 زخمی، 9 بچوں سمیت 25 فلسطینی گرفتار

مقبوضہ بیت المقدس (نیوز ایجنسیاں) اسرائیلی فوج نے جنین کے کاروباری علاقے کو نشانہ بنایا، دو شہید کر دئے، 5 زخمی، 9 بچوں سمیت 25 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے، غزہ کی پٹی میں سوئے شہریوں پر فائرنگ سے ایک شہید، 5 زخمی، 9 بچوں سمیت 25 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے، بیت المقدس میں فائرنگ سے 13 سالہ بچہ جبکہ دوسرے کو غزہ میں فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا، دو شہید کر دئے گئے، جنین کے کاروباری علاقے میں صیہونی فورسز نے کارروائیاں کیں، جنین کے کاروباری علاقے کو نشانہ بنایا، دو شہید کر دئے گئے، غزہ کی پٹی میں سوئے شہریوں پر فائرنگ سے ایک شہید، 5 زخمی، 9 بچوں سمیت 25 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے، بیت المقدس میں فائرنگ سے 13 سالہ بچہ جبکہ دوسرے کو غزہ میں فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا، دو شہید کر دئے گئے

www.alqalamonline.com

القلم پشاور

WEEKLY
AL-QALAM-E-PESHAWAR

ناشر مرکزی احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر بزبستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔

دفتر کاپیہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینزر پلازہ پشاور ہیڈ کینٹ
راولپنڈی دفتر فون فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

مقبوضہ کشمیر میں کرفیو کے 100 دن مکمل..... یہ ظلم کب تک؟

نہتے کشمیریوں پر بھارتی مظالم کے حالیہ سلسلے کا شروع ہوئے 100 دن مکمل ہو چکے ہیں، اور یہ کسی بھی علاقہ میں کرفیو کی لمبائی کا بہت بڑا عدد ہے، ورنہ کون ذی شعور انسان چند ماہ کا تصور بھی کر سکتا ہے کہ ایک دن کا کرفیو کسی علاقے کے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اس تازہ صورتحال میں کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد میں اب تک سوے زائد نہتے کشمیری شہید اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔

حریت کی پیاسی اور اس وقت بلند ہوئی جب آٹھ جولائی کو نوجوان حریت پسند برہان وانی کو بھارتی قابض فوج نے شہید کیا، جس پر پوری کشمیری قوم بھارت کے خلاف ایک بار پھر تازہ دم ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بعد میں بھارتی قابض فوج نے ان مظاہروں کو دبانے کے لئے کرفیو لگایا جو تقسیم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ مختلف ذرائع کے اپنے میڈیا کے مطابق ان 100 دنوں میں تیرہ ہزار نہتے کشمیری زخمی ہو چکے ہیں، جن میں ایک ہزار کے لگ بھگ گولی کے شکار ہوئے ہیں جبکہ پینائی کھونے کا خطرہ یقینی ہے۔ اس دوران پولیس اور قابض فوج نے سات ہزار کشمیریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق، مقبوضہ کشمیر میں کاروبار بند ہونے سے دس ہزار کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو کی وجہ سے کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ اخبارات کی اشاعت بند ہے، انٹرنیٹ پر پابندی ہے اور کشمیریوں کے بیرونی دنیا سے تمام رابطے کاٹ دیئے گئے ہیں۔

ان سو دنوں میں ایک سو پندرہ سے زائد کشمیریوں کو بے دردی سے قتل کیا جا چکا ہے، مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ بھارتی فوج کا طرہ بن چکا ہے، جس کی وجہ سے بچوں، خواتین اور نوجوانوں سمیت سینکڑوں افراد اپنی آنکھوں سے محروم ہو چکے ہیں یا شدید زخمی ہو کر لاچار ہو چکے ہیں، مزید ظلم و ستم یہ بھی ہے کہ حریت رہنماؤں کو سید علی گیلانی، میرواعظ یاسین ملک اور دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی سمیت دیگر متعدد رہنما گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ بھارتی مظاہرین اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہیں، بھارت کی ہٹ دھرمی اور ضد و عناد نمایاں ہو کر سامنے آتا جا رہا ہے، بھارتی جنگی مظالم نے ہر دردمند انسان کو گہرا مند بنا دیا ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ عالمی برادری بالکل چپ سادھے ہوئے ہے، کشمیریوں کا خون بالکل سستا کر دیا گیا ہے، ان کی جان کی کوئی قیمت گویا ہے ہی نہیں اور نہ ہی کسی کا اس کی پروا ہے، موہوم ہی نام نہاد دہشت گردی کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ کر اور پھر دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر مسلمانوں کے کئی ممالک کھنڈر بنا دیئے گئے ہیں، درجنوں ممالک کل اس مقصد کے لیے اسلامی ممالک پر چڑھائی کر دیتے ہیں، دنیا بھر میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے، دنیا بھر کے لیے ایک موہوم سی چیز کو سب سے خطرناک باور کرا دیا جاتا ہے مگر یہاں بھارت جو حقیقی ظلم ڈھا رہا ہے، انسانی جانیں ہر روز ضائع ہو رہی ہیں اس پر عالمی برادری کے ضمیر پر گرہیں بھی جاگتا اور نہ ہی بھارتی دہشت گردی ختم کرنے کے لیے کوئی بلاک اور کوئی اتحاد وجود میں آتا ہے۔

☆.....☆.....☆

پیارے لخت جگر سفیان شہیدؒ

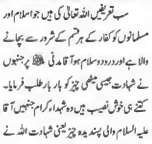

محمد اسماعیل

نخود آرام کیا، دشمنوں کو آرام کر نے دیا، نخود کھایا، دشمنوں کو کھانے پینے دیا، شاباش اے دلاسے اور دوروسلام ہو آقا محمد فی ﷺ پر جنہوں نے شہادت جیسی میٹھی چیز کو پا بار بار طلب فرمایا۔ کتنے ہی خوش نصیب ہیں وہ شہداء کرام جنہیں آقا علیہ السلام والی پسندیدہ چیز یعنی شہادت اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ ہاں بہت ہی پیارے جگر! آپ کی فراخدلی اور آپکی پرتعہد خوشی ہمارا جگر مجرح کر گئی ہمارے سر کا فرمان حق ہے کہ اگر تمہیں مقابلہ میں زخم آتے ہیں تو فاتح وہ بھی زخم آتے ہیں۔

ہمارے صابر بیٹے! آپ نے بلیغ شکر کے ہمارے ساتھ مدت سے پل گزارے مگر اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جی ہاں! ہمارے پیارے سفیان شہید تو جانتے ہیں کہ آخرت میں ہم سب کو خوش کرنے کا ان شاء اللہ

پیارے لخت جگر! تو جا گیا اور بچھڑ ہی سی تو ہم سے بار بار گم ہو جاتا تھا، گم ہونے کی عادت تھی مگر اب پکارا ہم سے گم ہو گیا، یقینی گم ستا نا ہے مگر کوئی نہیں کہتا کہ آپ مردہ ہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں رزق کھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔

جی ہاں میرے پیارے شہیدؒ! آپ پر ہم جاری رہے گی، کیونکہ جو ان آپ کے پیچھے لگیں ہے ڈاکٹر عالیہ جیسے بزرگوں مظلوموں کو چھڑوانے کے اور کشمیر کو آزاد کروانے ہیں۔ ان شاء اللہ

جی ہاں! پیارے شہیدؒ تو سچا تھا، تو سچا ہے۔ تجھے امیر محترم ؒ، جماعت سے جماعت کے کاموں سے محبت تھی۔ اسلام، مسلمانوں اور وطن سے محبت تھی۔ تو اپنے خون سے ہزاروں نوجوانوں کو زندہ کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے آخوش رکھیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ انا اللہ والا الیہ راجعون۔ والسلام یا شہید کریم!

☆.....☆.....☆

خواب..... چند ضروری باتیں

سنگِ میل
www.sangemeel.com

عبدالحفیظ امیر پوری

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے۔ لوگوں نے پوچھا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب۔ (صحیح بخاری)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت دلیل ایک عظیم سعادت اور معنوی دولت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق کہ اس نے حق دیکھا یقینی واقعی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھ کو دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بناسکتا، ایک اور حدیث میں ہے جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ یہ صفت محض علیہ خداوندی ہے، بندہ کے کسب و اختیار کو ہرگز دخل نہیں ہے۔ (فیض الباری)

اور ایمان وعمل صالح سعادت کے شرط ہے، نہ کہ فرشتوں اس کے لیے مانع ہے اور نہ ہی نبی کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کے خواب میں آ کر اس کی بشارت و سعادت کا ذریعہ ہوں اور جب نبی کے اختیار میں نہیں تو کسی بھی ولی کو یہ اختیار کیا سکتا ہے؟ بلکہ بعض قادر مطلق، عالمِ بقاء اور علیم وخبیر ذات اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے، جہاں اور جس وقت سعادت سے نوازتا ہے، وہ اپنی قدرت وارادہ سے اس کے اسباب پیدا کر دیتی ہے، خواب بھی ایک سبب بن جاتا ہے، جو عین جانب اللہ پیش خیال کرنے کا ہی کوئی معمول ہے، نہ اس کے لیے کوئی زمان ومکان متعین ہے۔

خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے حضرت خواجہ قطب الدین کاکی کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں؟ فرمایا کہ عظم ضروری (یہ کہی) کے طور پر اگر تکلیف کا خیال ہے، یعنی انسان دن بھر جس امور میں مشغول رہتا ہے اور اسے کل دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکل ہو کر نظر آتی ہیں۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

دوسری طرف ڈراؤنا خواب ہے، یہ خواب اصل میں شیطانی اثرات کا ہوتا ہے۔ شیطان چونکہ ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ اس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے۔ کبھی تو وہ کسی ڈراؤنی شکل وصورت میں نظر آتا ہے جس سے خواب دیکھنے والا اچانک خوفزدہ ہو جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن خواب سے خواب دیکھنے والے کو اچانک تعبیر ہو جاتی ہے، جو اس کے ذہن میں نفرت کا باعث بن جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن خواب سے خواب دیکھنے والے کو اچانک تعبیر ہو جاتی ہے، جو اس کے ذہن میں محبت کا باعث بن جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن خواب سے خواب دیکھنے والا اچانک خوفزدہ ہو جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن خواب سے خواب دیکھنے والا اچانک خوش ہو جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن خواب سے خواب دیکھنے والا اچانک غمگین

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (نور اللہ مرقدہ)

تعمیر دل کے چند اصول

اُمْلُ طلاب علم الاثر وا
اے علم کے طلبہ علم کے ساتھ خوشیاں مناؤ
فان العلم خیر من حاب
کیونکہ علم ابر باراں سے بہتر ہے
فما المطر حیوۃ الارض لکن
پس بارش کے ساتھ زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے
حیوۃ الروح بالعلم الصواب
لیکن ارواح وقلوب کو علم شریعت سے حیات حاصل ہوتی ہے
هو النور کل القلب
علم ایسا نور ہے جو ہر دل کو منور کرتا ہے
ویجلو صدأ الاذهان الطلاب
اور طلبہ کے ذہنوں سے زنگ کو دور کرتا ہے
وینبت الفروح منه روح
علم ایسا باغ ہے جس سے مختلف خوشبوئیں
و ریحان و عنقد من طیب
ریحان اور لونگ کے ہاروں کی مہک سے
هو البحر الصفی من خلیط
وہ ایسا بحر ہے جمکا پانی خس و خاشاک سے پاک ہے
یروی لین الارض و الصعاب
اور نرم و سخت ہر قسم کی زمین کو سیراب کرتا ہے

نگاہ داشت

عبادت ہے تو جہ کرنا واجب الوجود کی، حقیقت کی طرف اپنی ذات کا ہر ہر دھیان رکھنا۔ ذکر زبانی کی تکبیر ہوش و دم کی تکبیر میں گزر جاتی ہے۔

وقوف عددی

عدد خلق کی حفاظت کا نام ہے یعنی ذکر کو خاتق کرے تعدد ذکر سے۔

وقوف قلبی

قلب کی شرارت اور توجہات کا نام ہے۔ رابطہ مرشد اور مراقبات کا نام ہے۔ پس سالک کو چاہیے کہ اپنے دل کے اطراف پر پہرہ کے طور پر رہے۔

عصمت انبیاء و حفاظت اولیاء

حضرت امام رازیؒ نے فرمایا ہے:
"والمختار عندنا انه لم یصدر عنهم ذنب صغیرة ولا کبیرة من حین جاء تهم النبوة"
ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ انبیاء کرام سے نہ تو کوئی صغیرہ گناہ سرزد ہوا ہے اور نہ کوئی کبیرہ گناہ کے وہ مرتکب ہوئے ہیں جس وقت سے کہ ان کو نبوت مل چکی ہے۔ (تفسیر خازن جلد دوم ص ۲۰۲)

حضرت امام الحکمتؒ فرماتے ہیں:
"والانبیاء علیهم السلام کلهم معصومون عن الصغائر والکبائر والکفر والقبائح ولا کانت منهم زلات وخطیات" (فقہ اکبر)
تمام انبیاء کرام صغائر، کبائر اور قبائح سے پاک اور معزز ہیں، یہاں تک کہ غلرتیں اور خطائیں بشری سرزد ہوتی ہیں۔

علامہ خاطی تاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:
"لم هذه العصمة ثابتة للانبیاء قبل النبوة وبعدها علی الاصح"
پھر عصمت انبیاء کے لیے نبوت سے قبل اور بعد ثابت ہے۔ نبوت سے قبل اور بعد انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

مسامرہ میں ہے:
والمختار عند جمهور اهل السنة العصمة عنهما ای عن الکبائر والصغائر غیر الصغرة خطأ وسهواً مع التنبیه علیه
مختار جمہور اہل سنت کے نزدیک انبیاء صغائر و کبائر سے معصوم ہوتے ہیں۔ اگر بھول وخطاء سے لغزش سرزد ہو جائے تو خدا کی جانب سے ان کو تنبیہ ہو جایا کرتی ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:
انبیاء معصوم اور اولیاء محفوظ ہوتے ہیں۔ معصوم وہ ہوتا ہے کہ پاکدوز اندگاہ کے پھر صدور گناہ اس سے محال ہو۔ اور محفوظ وہ ہے جس سے گناہ کا صدور ممکن ہو اگرچہ واقع نہ ہوتا ہو۔ اول مستلزم محال ہے اور ثانی ممکن غیر واقع ہے۔ (ملفوظات مرزیؒ)

☆.....☆.....☆

مراقبہ حضرت علیؓ بحالت نماز

ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی ران پر تشی نے تیر باز جراں میں پیوست ہو گیا، لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی پر کامیاب نہ ہو سکے، پھر فیصلہ یہ ہوا کہ جب نماز میں مشغول ہو جائیں گے تو ہم نکال لیں گے۔ آپ نے جب نماز شروع کی اور سجدہ میں گئے تو ان لوگوں نے تیر اس قدر زور سے کھینچا کہ وہ نکل آیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کا اپنے آپ پر اس طرح دیکھنا فرمایا کہ کیا تم تیر نکالنے کے لیے آئے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہم نے نکال لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ تو خبر بھی نہیں ہوئی یعنی استغراق عام میں چلے گئے تھے کہ ان کو اپنی جان کی بھی پروا نہ تھی صرف خدا کی طرف دھیان تھا۔

اس طرح سے حضرت رفیع کہتے ہیں: جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں مجھے اس کا فکر سوار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور ولی اللہ کا ذکر ہے کہ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا۔ ان کی والدہ نے کہا کہ جب یہ نماز میں مشغول ہوں پھوڑا کاٹ لینا چنانچہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوئے تو پھوڑا کاٹا گیا لیکن ان کو خبر ہی نہ ہوئی۔

صوفیاء کرام کا گاہ اور ریحان ہر وقت اور خصوصاً عبادت کرتے وقت صرف اسی ذات حق کی طرف ہوتا ہے، جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔ بموجب اس حدیث شریف کے "ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک" کہ تو خدا کی اس طرح بندگی کر گویا کہ تو اپنے خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر تو اس کو نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

کلمات تشہد پر

(۱) ہوش و دم (۲) تفکر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرو (۶) بازگشت (۷) گمہداشت۔

ان کے بعد بھی اصطلاحیں حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ نے سر دی ہیں:

(۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی۔

ہوش و دم

ہوش و دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے۔ ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور چشم رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ خالق ہے یاد آکر اور یہ طریقہ ہمیشہ ہر وقت دام حضور کے واسطے مخصوص ہے۔ پھر جب آدمی سے اور سلوک کے درمیان میں آ جاتے تو چاہیے کہ کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی کہ نہیں سو اگر غفلت آئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح ہمیشہ تفکر کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جائے اور یہ گزشتہ طریقے کو ہوشیاری سمجھی موقف زمانی ہے پس ہر دم کا محاسبہ ہوش و دم ہے اور مدت کا محاسبہ کہ تحقیق مدت غفلت رہی ہے یہ وقوف زمانی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو پالیا اور باعمل موت کے واسطے عمل کیا۔ محاسبہ کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے "ولتنظر نفس ماقدمت لغد" ہر نفس پر دیکھے کہ میں نے کل کے واسطے کیا عمل کیا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین عمرؓ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اپنی جان کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کر چکل کے اس کے وزن کے جائیں اور تیار ہو جاؤ خدا کے سامنے پیش ہونے کے لیے جو قیامت میں ہوگا اس دن تم سامنے کے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز چھپ نہ سکے گی۔

نظر بر قدم

نظر بر قدم سے مراد یہ ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ نظر اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے کہ اپنے آگے اس لیے کہ نقوش خلقت کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور جس کی وہ طلب میں ہے اس سے روکتا ہے اور یہ خیال کرے کہ میں کس نبی کے زیر قدم ہوں اس لئے کہ اولیاء اللہ کے مشارب میں بعض محوی المشرب ہوتے ہیں اور بعض صوفی المشرب ہوتے ہیں۔

سفر در وطن

سفر در وطن صفات حسنہ سے صفات ملکیہ کی طرف جانا، پس سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے کہ اس میں خلق کی محبت ہے یا نہیں۔ پھر جب تو اپنے کو جانے کہ تو ماسوا اللہ کی محبت سے خالی ہو گیا ہے تو اپنے کو جانے کہ تو ملکہ (یعنی قوت راسخہ حاصل کر) ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت جس طرح کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ فرماتے ہیں:

"مردہ لوگ ہیں جن کو سودا گری اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

یعنی اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانے رہے۔

ایسی بازی چال جہاں میں بہت کم ہے، حضرت خواجہ نقشبندؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت اس کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا: قرآن شریف میں جو ارشاد ہوا ہے کہ "رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکره الله" خدا تعالیٰ کے وہ مرد ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے کسی فعل میں مشغول نہیں کرتی۔

یاد کرو

اس سے مراد ذکر اللہ ہے۔ "الله، الله" دل سے کہے یا کرلیل اثبات ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ" پڑھے۔ بہتر اس ذکر کو تکرار کرتا ہے جس کو اس نے (یعنی مرید نے) اپنے مرشد سے سیکھا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے۔ ذکر سے مقصود یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق سے حاضر رہے۔ اس لیے کہ یاد دہانی غفلت کا نام ہے۔

بازگشت

بازگشت، اس کا معنی رجوع کرنا ہے۔ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا چار بار مناجات دعا کی طرف رجوع کرے۔ یوں دعا کرے کہ اے اللہ! تو ہی میرا مقصود ہے۔ میں نے دنیا و آخرت کو تیرے ہی واسطے چھوڑا۔ تیرے رضا میرا مطلوب ہے۔

"رب اَرْضِ عَنِّی رضاً لاتسخط بعده ابداً۔" اے میرے رب مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

گمہداشت

گمہداشت یعنی ذکر کے وقت اس کا خیال رکھنا کہ میں کس نبی کے زیر قدم ہوں اس لئے کہ اولیاء اللہ کے مشارب میں بعض محوی المشرب ہوتے ہیں اور بعض صوفی المشرب ہوتے ہیں۔

خلوت در انجمن

خلوت در انجمن یہ ہے:
از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
اپنی ہستی زیارت کرے یہ ہو اندر جہاں
دل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہے، اپنے سب حالات میں، کلام کرنے میں اور کھانے پینے اور چلنے میں۔ پس سالک پر واجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کا ارادہ کرے، اس میں اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت جس طرح کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ فرماتے ہیں:

"مردہ لوگ جن کو سودا گری اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

یعنی اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانے رہے۔

ایسی بازی چال جہاں میں بہت کم ہے، حضرت خواجہ نقشبندؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت اس کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا: قرآن شریف میں جو ارشاد ہوا ہے کہ "رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکره الله" خدا تعالیٰ کے وہ مرد ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے کسی فعل میں مشغول نہیں کرتی۔

یاد کرو

اس سے مراد ذکر اللہ ہے۔ "الله، الله" دل سے کہے یا کرلیل اثبات ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ" پڑھے۔ بہتر اس ذکر کو تکرار کرتا ہے جس کو اس نے (یعنی مرید نے) اپنے مرشد سے سیکھا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے۔ ذکر سے مقصود یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق سے حاضر رہے۔ اس لیے کہ یاد دہانی غفلت کا نام ہے۔

بازگشت

بازگشت، اس کا معنی رجوع کرنا ہے۔ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا چار بار مناجات دعا کی طرف رجوع کرے۔ یوں دعا کرے کہ اے اللہ! تو ہی میرا مقصود ہے۔ میں نے دنیا و آخرت کو تیرے ہی واسطے چھوڑا۔ تیرے رضا میرا مطلوب ہے۔

"رب اَرْضِ عَنِّی رضاً لاتسخط بعده ابداً۔" اے میرے رب مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

گمہداشت

گمہداشت یعنی ذکر کے وقت اس کا خیال رکھنا کہ میں کس نبی کے زیر قدم ہوں اس لئے کہ اولیاء اللہ کے مشارب میں بعض محوی المشرب ہوتے ہیں اور بعض صوفی المشرب ہوتے ہیں۔

سفر در وطن

سفر در وطن صفات حسنہ سے صفات ملکیہ کی طرف جانا، پس سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے کہ اس میں خلق کی محبت ہے یا نہیں۔ پھر جب تو اپنے کو جانے کہ تو ماسوا اللہ کی محبت سے خالی ہو گیا ہے تو اپنے کو جانے کہ تو ملکہ (یعنی قوت راسخہ حاصل کر) ان

امریکا فائرنگ سے 5 ہلاک، حملہ آور تشدد کی 22 سے کیمپ جل کر راکھ

فائرنگ سے 36 افراد زخمی بھی ہوئے، گزشتہ ہفتے بھی 42 افراد کو فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا تھا، اگست ریاست کیلیفورنیا میں لگی

واشنگٹن (نیب نیوز) شکاگو کے مین فائرنگ سے 5 افراد ہلاک اور 36 زخمی ہوگئے جبکہ ریاست نیوادا میں کیلیفورنیا کی سرحد کے قریبی علاقے جنگل میں آتشزدگی سے 22 جنگل گھر کر خاکستر ہوگئے۔ حکومت کے مطابق امریکی شہر شکاگو کی مین فائرنگ کے مختلف واقعات میں پانچ افراد ہلاک، نو بچے سمیت زخمی ہوگئے، شکاگو پولیس کے مطابق فائرنگ کے واقعات کے بعد شہر کی سکیورٹی کو سخت کردیا گیا ہے، جبکہ شکاگو ٹریفک ایجنسی کے مطابق شہر میں ہونے والی فائرنگ کے واقعات میں 42 افراد ہلاک ہوگئے۔ اہم جاری ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے بھی شہر میں ہونے والی فائرنگ کے واقعات میں 42 افراد زخمی ہوگئے۔ اہم امریکی ریاست نیوادا میں کیلیفورنیا کی سرحد کے قریبی علاقے جنگل میں آتشزدگی کی کیفیت کو کنٹرول کرلیا گیا ہے، جنگل میں آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ آتشزدگی کے باعث 22 جنگل گھر کر خاکستر ہوگئے، آتشزدگی کے باعث کیلیفورنیا کی سرحد کے قریب واقع علاقے میں بجلی کی ترسیل کو روک دیا گیا ہے، آتشزدگی کے باعث 5 ہزار ایکڑ رقبہ جل کر راکھ ہوگیا ہے، جنگل کو بجھانے کیلئے فائر بریگیڈ کا عملہ مصروف ہے، 360 کارکن پر مشتمل یہ عملہ ہیلی کاپٹر کی مدد سے آگ بجھانے کی کوشش کررہا ہے، آتشزدگی کے باعث علاقے کا 5 کلومیٹر رقبہ جل کر راکھ ہوگی

تحفۃ القلم

افادات اکابر

اسلامی حکومت اور اس کے اساسی قوانین

کون نہیں جانتا کہ اسلامی حکومت کے اساسی قوانین کیا ہیں؟ اور اس کے خدوخال کیسے ہوتے ہیں؟ کون سا ایسا مسلمان ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدوں کو نہ جانتا ہو؟ مگر مسلمان کے لیے جہاں جاننا ضروری ہے، وہاں ماننا بھی ضروری ہے، صرف جان لینے سے اسلام کی شہادت وسند نہیں مل سکتی۔ ابوجہل بھی اسلام کی حقانیت کا اقرار کر چکے تھے، مہدویت کے بیہودی بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت بلکہ ختم النبیین ﷺ کو دل سے جانتے تھے جس پر وحی آسمانی وتعلیمات قرآنی کی تصریحات موجود ہیں لیکن باوجود جاننے کے ماننے نہیں تھے، اس لئے ''مغضوب علیہم'' کفار کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں، الغرض جاننا اور پھر ماننا اسلام کی اولین شرط ہے، ماننے کے بعد عمل کرنا بعلی درجہ ہے۔

(بصائر وعبر ص ۶۲)

مدعاریِ جہاد

امن کے ایلچی ناصبل

یہ کون لوگ ہیں جنہیں جہاد کا نام سن کر بخار ہو جاتا ہے..... جو خود باطلہ جہاد وفساد کہتے ہیں..... ہوا کی فراوہ طحہ حکمرانوں سے امن کے اجوار لینے کیلئے جہادی آیات میں تحریف کرتے ہیں اور جہاد جیسے عظیم الٰہی سے خود بھی منہ موڑتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں..... یہودیوں کی طرح بزدلی اور مصلحت پسندی نے ان کو اندھا کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا جذبہ ان کے دلوں سے نکل چکا ہے..... کاش! غیور کریں کہ اسلام میں اس طرح کی بیہودیت کہاں گنجائش ہے۔ (یہودی کی چالیس بیماریاں، ص ۷۳)

خائن کا انکار

حقیقت یہ ہے کہ ایمان اور عمل سے ہٹ کر جب بھی کچھ لوگ کسی طرح کے گروہی نسلی اور لسانی تعصب میں مبتلا ہوتے ہیں..... تو پھر ان کے دل اور آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں..... اور وہ اپنے خائن کو بھی انکار کر جاتے ہیں جو سورج کی طرح عیاں ہوتے ہیں۔ (یہودی کی چالیس بیماریاں، ص ۸۰)

عبد زریں

ابن سبا یہودی کا حجاز میں آنا

ابن سبا یہودی اصل جس نے ظاہری اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام میں تخریب اندازی کا مشن شروع کیا۔ وہ یمن سے چل کر اولاً حجاز مقدس میں آیا اور یہ غالباً ۳۰ ہجری سے کچھ پہلے کی بات ہے۔

مگر وہاں صحابہ کرام اور اہل علم موجود تھے جس کی وجہ سے اس کے شکوک وشبہات کا جادو ہاں نہ چل سکا اور اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اس کے بعد اس نے عقیدوں کا کلہاڑہ کریں میں مدینہ تک

تعریف وعنوان بے عنوان

۱) اللہ کے رسول ﷺ دنیا میں واپس دوبارہ تشریف لائیں گے۔

۲) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی دوبارہ واپس تشریف لائیں گے، اس دوسرے عقیدے کا اظہار اس نے کافی عرصہ بعد کیا، زیر نظر نقشہ میں سرزمین حجاز کا ایک مجموعی تصور سامنے لایا گیا ہے۔

☆.....☆.....☆

تابندہ ستارے

54

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

ناموری صلاح الدین نے جس کو چند سال بعد سلطان نورالدین کا جانشین بننے کا اعزاز حاصل ہوا، ایک موقع پر خود بیان کیا کہ میں نے مصر کی دوسری مہم کے دوران جو مصیبتیں اٹھائی تھیں، انہوں نے مجھ کو ایسے معرکوں میں شامل ہونے سے دل برداشتہ کر دیا تھا۔ طلب سے روانہ ہوتے وقت جب میرے چچا شیرکوہ نے مجھ سے پوچھا کہ اے یوسف! تو میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہے تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ کسی نے میرے دل میں برچھی ماردی ہے۔ میں نے ذرا پیچھے ہٹ کر کہا کہ عم محترم! میں نے جو تکالیف اسکندریہ کے محاصرے میں جھیلی ہیں، وہ ابھی تک میرے دل پر نقش ہیں، اب مجھے اپنے ساتھ نہ لے جائیے اور یہیں سلطان المعظم کی خدمت میں رہنے دیجئے۔

اس پر شیرکوہ نے نورالدین سے عرض کیا کہ صلاح الدین کا میرے ساتھ جانا ضروری ہے لیکن یہ عذر کرتا ہے۔

یہ سن کر نورالدین محمود نے مجھ سے کہا کہ تم کو ضرور جانا ہوگا۔ میں نے سواری نہ ہونے اور وقت اسباب وزادراہ کا حیلہ کیا۔ سلطانا سب چیزیں فوراً مہیا کر دیں اور میں شیرکوہ کے ساتھ جانے پر مجبور ہو گیا۔

صلاح الدین نے مزید بیان کیا کہ سلطان نور الدین باوجود اپنے علم اور نرم دلی کے ایک انتہائی بارعب اور ہیبت ناک آدمی تھا اس لیے میں اس کے حکم سے سرتابی کی جرأت نہ کر سکا لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ موت کی طرف کھنچا جا رہا ہوں۔

صلاح الدین کو مصر پر قبضہ کرنے کے بعد جب کسی اپنی بیالیکاوٹ اور اس سفر کے نتائج پر اداسے آتے تو بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہو جاتی تھی:

عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم

(ممکن ہے تم اس چیز کو ناپسند کرو جو تمہارے بہتری کے لیے ہو)

غرض شیرکوہ ۱۵ ربیع الاول ۵۶۳ھ کو حلب سے روانہ ہوا اور نہایت تیزی سے منزلیں طے کرتا ہوا ربیع الآخر سنہ مذکورہ کو قاہرہ پہنچ گیا۔ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی صلیبی قاہرہ کا محاصرہ اٹھا کر بر قلعہ کی طرف کوچ کر چکے تھے۔ شاور نے شیرکوہ کو مشورہ دیا کہ صلیبیوں کا تعاقب کرے لیکن شیرکوہ سمجھ گیا کہ اس بہانے سے شاور اس کو قاہرہ سے دور ہٹانا چاہتا ہے۔ اس نے شاور کا مشورہ رد کر دیا اور اپنے لشکر کے ساتھ قاہرہ میں مقیم ہو گیا۔

شیرکوہ کے ورود سے قاہرہ میں امن وامان کا دور دورہ ہو گیا اور وہاں کے باشندوں کے چہروں پر رونق آ گئی۔ شیرکوہ خلیفہ عاضد سے ملنے گیا تو اس نے بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس پر اس کے لشکریوں پر مرام خسروانی دل کھول کر بارش کی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق خلیفہ خود رات کو شیرکوہ کی ملاقات کے لیے گیا۔ اس کو خلعت اور قیمتی تحائف دیئے اور مختلف ملکی امور کے بارے میں مشورہ کیا۔

اثنائے گفتگو میں اس نے شاور کے قتل کی تحریک بھی کی لیکن شیرکوہ اس کو ٹال گیا۔

خلیفہ کے ساتھ شیرکوہ کا رابطہ وضبط شاور کو ناگوار گزرا لیکن بظاہر وہ شیرکوہ کے ساتھ بڑی تواضع اور انکسار کے ساتھ پیش آتا رہا۔ چند روز کے بعد اس نے خبث باطن نے اس کو گھناؤنی سازش پر آمادہ کیا اور اس نے ارادہ کیا کہ شیرکوہ، صلاح الدین اور ان کے دوسرے مقتدر ساتھیوں کو ضیافت کے بہانے بلا کر گرفتار کر لیا جائے (یا بروایت دیگر قتل کر دیا جائے)

اتفاق سے شاور کی سازش کی اطلاع اس کے بیٹے کامل کو ہو گئی۔ اس نے بڑی شدت سے اپنے باپ کے ارادے کی مخالفت کی اور اس کو خبردار کیا کہ ان لوگوں کی گرفتاری یا ہلاکت کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ اگر بالفرض ہم شیرکوہ کی فوج کی اتفاقی کارروائی سے بچ بھی گئے تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ صلیبی دشمن اسلام اس ملک کو آزاد چھوڑ دیں گے لیکن کامل والکر دیر ان شاور کے جذبہ حسد کو سرد کرنے میں ناکام رہے۔ بالآخر اس نے دھمکی دی کہ اگر آپ اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو میں شیرکوہ کو ابھی خبردار کروں گا۔ اب شاور کے ہوش ٹھکانے آ گئے اور وہ اپنے مذموم ارادے سے باز آ گیا۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

دوم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے کہ بھی اپنا رنگ (خشک شہد کی مکھی کے مطابق رکھے۔ جب بیوی پر نظر پڑے تو اسے دیکھ کر اس کا دل خوش ہو۔ بعض عورتیں بیشکی روحی ہیں جب بات میں منہ لگانا اور عرض خاطر کرنے کے لئے خود خواہ کرنا چاہتی عادت بنا لیتی ہیں اور بعض عورتیں مثل کیلئی چھوڑ بنی رہتی ہیں۔ ان باتوں سے شوہر کو تھی اذیت ہوتی ہے۔ شوہر صورت دیکھنے کا روادار نہیں لیکن بلکہ کہ میں جانے کو بھی اپنے لئے مصیبت سمجھتا ہے ان میں بعض عورتیں وہ بھی ہوتی ہیں جو نازونزدہ کی پابند ہونے کی وجہ سے اپنے کو بیمار اور نیک سمجھتی ہیں، حالانکہ نیک عورت کے اوصاف میں یہ بات بھی شامل کر دی گئی ہے کہ شوہر کی فرمانبرداری کرے اور اس حال میں رہے کہ شوہر اس پر نظر ڈالے تو چارہ خوش ہو جائے، البتہ خلاف شرع خواہش پوری نہ کرے۔

سوم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر کسی ایسی بات پر قسم کھالے جس کا انجام دنیا بیوی سے تعلق ہو، مثلاً یہ کہ آج تم ضرور میری والدہ کے پاس چلو گی یا فلاں بچے کو دیکھنے جاؤ گی تو اس کی بیوی قسم میں اس کو سچا کر کے دکھائے یعنی وہ قسل کرے تو جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے۔ بشرطیکہ وہ قسل شرعاً درست ہو، یہ قسم کھا لینا کم قسم ضرور یہ کام کر دگی بہت زیادہ مفید واقف اور نازکی وجہ سے ہوتا ہے جس سے تعلق خاص ہے اور جس پر ناز ہے اسی سے کہا جاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسے مواقع میں بھی اسے قسم دے دینے میں اور کئی خوف قسم کھا لینے میں، بن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور حقیقی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اس تیسری صفت میں (جو صالح عورت کی تعریف ذکر کی گئی ہے) اسی خاص الفت اور چاؤ کا ذکر فرمایا جو شوہر و بیوی کے درمیان ہونا چاہئے۔

چہارم: پڑھایا کہ اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر چھوڑ جائے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان اور شوہر کے مال کے بارے میں دنی روایتا احتیاط کرے جو اس کے سامنے رکھتی گئی۔ غیرت مند شوہر کو یہ پسند نہیں کہ اس کی بیوی غیر مرد کی طرف دیکھے یا غیر مرد کے سامنے آئے یا اس سے آنکھ ملائے یا دل بہلاؤ وحلاوٹ کی باتیں تجھ پر ہو گی تو اس کی بیوی قسم میں اس کو سچا کر کے دکھائے یعنی وہ قسل کرے تو جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے۔ بشرطیکہ وہ قسل شرعاً درست ہو، یہ قسم کھا لینا کم قسم ضرور یہ کام کر دگی بہت زیادہ مفید واقف اور نازکی وجہ سے ہوتا ہے جس سے تعلق خاص ہے اور جس پر ناز ہے اسی سے کہا جاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسے مواقع میں بھی اسے قسم دے دینے میں اور کئی خوف قسم کھا لینے میں، بن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور حقیقی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اس تیسری صفت میں (جو صالح عورت کی تعریف ذکر کی گئی ہے) اسی خاص الفت اور چاؤ کا ذکر فرمایا جو شوہر و بیوی کے درمیان ہونا چاہئے۔

چہارم: پڑھایا کہ اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر چھوڑ جائے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان اور شوہر کے مال کے بارے میں دنی روایتا احتیاط کرے جو اس کے سامنے رکھتی گئی۔ غیرت مند شوہر کو یہ پسند نہیں کہ اس کی بیوی غیر مرد کی طرف دیکھے یا غیر مرد کے سامنے آئے یا اس سے آنکھ ملائے یا دل بہلاؤ وحلاوٹ کی باتیں تجھ پر ہو گی تو اس کی بیوی قسم میں اس کو سچا کر کے دکھائے یعنی وہ قسل کرے تو جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے۔ بشرطیکہ وہ قسل شرعاً درست ہو، یہ قسم کھا لینا کم قسم ضرور یہ کام کر دگی بہت زیادہ مفید واقف اور نازکی وجہ سے ہوتا ہے جس سے تعلق خاص ہے اور جس پر ناز ہے اسی سے کہا جاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسے مواقع میں بھی اسے قسم دے دینے میں اور کئی خوف قسم کھا لینے میں، بن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور حقیقی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اس تیسری صفت میں (جو صالح عورت کی تعریف ذکر کی گئی ہے) اسی خاص الفت اور چاؤ کا ذکر فرمایا جو شوہر و بیوی کے درمیان ہونا چاہئے۔

پنجم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر کسی ایسی بات پر قسم کھالے جس کا انجام دنیا بیوی سے تعلق ہو، مثلاً یہ کہ آج تم ضرور میری والدہ کے پاس چلو گی یا فلاں بچے کو دیکھنے جاؤ گی تو اس کی بیوی قسم میں اس کو سچا کر کے دکھائے یعنی وہ قسل کرے تو جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے۔ بشرطیکہ وہ قسل شرعاً درست ہو، یہ قسم کھا لینا کم قسم ضرور یہ کام کر دگی بہت زیادہ مفید واقف اور نازکی وجہ سے ہوتا ہے جس سے تعلق خاص ہے اور جس پر ناز ہے اسی سے کہا جاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسے مواقع میں بھی اسے قسم دے دینے میں اور کئی خوف قسم کھا لینے میں، بن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور حقیقی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اس تیسری صفت میں (جو صالح عورت کی تعریف ذکر کی گئی ہے) اسی خاص الفت اور چاؤ کا ذکر فرمایا جو شوہر و بیوی کے درمیان ہونا چاہئے۔

شاہ جی رح کے علمی جواہر پارے

9

دنیا میں چار قیمتی چیزیں محبت کے قابل ہیں: مال، جان، آبرو اور ایمان۔ لیکن جب ہاں پر کوئی مصیبت آ جائے تو مال قربان کرنا چاہئے اور آبرو پر کوئی آفت آئے تو مال اور جان دونوں کو اور اگر ایمان پر کوئی آفت آئے تو مال، جان، آبرو سب کو قربان کرنا چاہئے اور اگر ان سب کو قربان کرنے سے ایمان محفوظ رہتا ہے تو یہ سودا سستا ہے۔ (چنان سالنامہ ص ۸۷)

۳۷) حضرت امیر شریعتؒ نے ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا:

میرے لئے جو کچھ ہے قرآن مجید میں موجود ہے اگر آج دنیا قرآن کو چھوڑ دے دوسری کتابوں پر نظر کرے تو میں دوسری کتابوں سے روگردانی کر کے صرف قرآن کو اپنا لوں گا۔ میں تو قرآن کا سطح ہوں میری باتوں میں اگر تاثیر ہے تو وہ صرف قرآن کی۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے اسی بات کو دہرا کر کہ قرآن کے لئے قربان جان ہونا ضروری ہے کا واقعہ بتایا کہ ایک جوانا حضرت غلام فرید کا مرید تھا وہ ہر سال حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں ایک لگی بدو لا لا کر تا تھا۔ ایک سال ناغہ کرنے کے بعد دوسرے سال وہ لگیاں بدو لا لا کر حضرت سے گذشتہ سال کی لگی مکمل نہ ہو سکی اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔

حضرت نے فوراً لگیوں کو مکمل لگوا دی اور فرمایا:

کتاب الٰہی پر اپنی توجہ کیوں نہ مرتکز کروں۔ میں تو قرآن کا سطح ہوں میری باتوں میں اگر تاثیر ہے تو وہ صرف قرآن کی۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے اسی بات کو دہرا کر کہ قرآن کے لئے قربان جان ہونا ضروری ہے کا واقعہ بتایا کہ ایک جوانا حضرت غلام فرید کا مرید تھا وہ ہر سال حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں ایک لگی بدو لا لا کر تا تھا۔ ایک سال ناغہ کرنے کے بعد دوسرے سال وہ لگیاں بدو لا لا کر حضرت سے گذشتہ سال کی لگی مکمل نہ ہو سکی اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔

حضرت نے فوراً لگیوں کو مکمل لگوا دی اور فرمایا:

کس طرح جان کروں کہ نا کافی پڑھنے والے کے ہاتھوں فواسیں پر کیا بیٹھ؟ مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ اس ساتھ کو بیان کر سکوں اپنے اندر طاقت نہیں پاتا البتہ اپنے حال پر غور کر کے دل کو تسلی دے لیتا ہوں کہ مسلمانوں کی ''پرانی سنت'' ہے۔ (چنان سالنامہ ص ۲۱)

۳۴) شہادتی نے ایک مرتبہ یک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا:

جو لوگ روٹی کے لئے جدوجہد کرتے اور اسی کے لئے چیخ میں ان میں اور ایک کے بیٹے کی روٹی فرق نہیں، وہ بھی روٹی کے لئے بھٹکتا اور دم ہلاتا مالک کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ روٹی کوئی چیز نہیں اصلی چیز مقیدہ اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی دھن ہے۔ (چنان سالنامہ ص ۱۹)

۳۵) حضرت امیر شریعتؒ نے ایک مرتبہ یک گفتگو کے سلسلہ میں فرمایا:

شریف آدمی کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کمینہ آدمی کبھی بہادر نہیں ہوتا۔ کمینہ پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو دشمن کے سامنے اپنی جان رگڑتا ہے اور شریف کے قابو میں جب دشمن آتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے اور نہ ہی ماضی کے کسی واقعہ پر اسے طعنہ دیتا ہے۔ میاں ﷺ کی شرافت اور بہادری دیکھنے جب حضرت عمرؓ نے ایمان لانے کے بعد عرض کیا حضرت کعبہ میں کیوں نہ جبکہ پڑھتے؟ تو فرمایا کہ تیری قوم نہیں پڑھنے دیتی جا مالک کعبہ میں نماز پڑھنے سے ناکامت تو خود حضرت عمرؓ تیغ پر نہیں فرمایا کہ آپ نہیں پڑھنے دیتے۔ سبحان اللہ! کیا شرافت تھی۔ (چنان سالنامہ ص ۸۸)

۳۶) حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک موقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

ہاں بھائی! کچھ حسینؓ کے بیج وکار کھتے کر بلا میں ذبح ہو گئے، کچھ حسنؓ کے ورثے تھے انہوں نے صلح وآشتی کی راہ اختیار کی، دونوں کے اسوۂ حسنہ کی وہی ہو گئی۔ (چنان ص ۲۱)

۳۳) حضرت امیر شریعتؒ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موضوع پر کسی تقریر نہیں فرمائی کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا:

چلے گئے جن میں ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ فرمایا:

ہاں بھائی! کچھ حسینؓ کے بیج وکار کھتے کر بلا میں ذبح ہو گئے، کچھ حسنؓ کے ورثے تھے انہوں نے صلح وآشتی کی راہ اختیار کی، دونوں کے اسوۂ حسنہ کی وہی ہو گئی۔ (چنان ص ۲۱)

۳۳) حضرت امیر شریعتؒ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موضوع پر کسی تقریر نہیں فرمائی کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا:

کرنے کی ترغیب دیتے ہو، یہ کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے بچے مر جائیں یا اپنے ہاتھوں بچوں کو قتل کر دو۔ (چنان سالنامہ ص ۱۹)

۳۱) حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کی صداقت کے دو بہترین گواہ ہیں: پہلے جناب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دوسرے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ ایک اور صاحب نے عرض کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ فرمایا:

ان کی حیثیت اس حضرت میں سرکاری گواہ کی تھی۔ دو حضور ﷺ کے پہلے ہی سے دوست تھے لیکن یہ دونوں بہادر دشمن اور سخت دشمن تھے لیکن نبوت کی صداقت کا یقین کر کے مشرف باایمان ہو گئے۔ (چنان سالنامہ ص ۲۸)

۳۲) ایک موقعہ پر شہادتیؒ نے کسی نے عرض کیا: شاہ صاحب! مجلس کے بعض لوگ اب لیگ میں

۳۷) حضرت شاہ صاحبؒ سے کسی نے سالانہ عرس کے موقعہ پر سوال کیا کہ شادی مزار بنانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ شاہ صاحبؒ نے برجستہ فرمایا:

میں اس سوال کی بنیاد کو سمجھتا ہوں..... بہر حال ایک مزار اقدس میرے آقا، میرے ہادی، حضور ﷺ کا مدینہ طیبہ میں بن چکا اور دوسرا مزار بنانا میرے نزدیک شرک فی الحج ہے۔ (چنان سالنامہ ص ۱۸)

۳۸) ایک مرتبہ شہادتیؒ سے مولانا داؤد غزنوی نے دریافت کیا کہ مظہر علی اکبر (امامیہ شیعہ) اپنے بیٹے قیصر مصطفیٰ کی شادی میں باجا بجا رہے ہیں۔ شہادتیؒ نے فرمایا: بھائی ان سے کلام نہ کرو وہ تو محرم کے دنوں میں باجے بجا کر تعزیہ نکالتے ہیں۔ (چنان سالنامہ ص ۱۹)

۳۹) ایک مرتبہ کسی نے حضرت شاہ صاحبؒ سے تصویر کھینچنے کی اجازت مانگی، پاس ہی حضرت کے صاحبزادے تشریف فرما تھے شاہ جی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میری تصویر یہ بیٹھی ہے باپ کی تصویر بیٹا ہوا کرتا ہے بیٹے کو چاہئے کہ باپ کے اخلاق و عادات کا نمونہ ہو (بشرطیکہ باپ اسلامی تصویر کا پابند ہو)۔ (ترجمان اسلام ص ۲)

۴۰) ایک مرتبہ شاہ صاحبؒ سے شورش کاشمیری مدیر ''چٹان'' نے عرض کیا:

شاہ جی زمانہ بہت بدل چکا ہے اپنے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں داخلہ دیں، انگریزی کے بغیر تعلیم مکمل نہیں ہوتی، زمانے کا تقاضہ ہے۔ فرمایا:

بابا! مجھے معاف رکھو میں اس زمانہ کا آدمی نہیں ہم مجھے محمدؐ کا نام نوفق اور محمدؐ اسمی کی روحوں سے بغاوت

امام نجیس

طب نبوی

169

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نظر لگ جانا برحق ہے۔'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بر شیطان اور ہر مضر جانور اور نظر بد سے بچانے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

عبارت میں مذکور لفظ ''الہامہ'' ہوام کی جمع ہے، اس سے ہر جان لیوا زہریلا جانور مراد ہے جیسے سانپ وغیرہ، اور کبھی لفظ ہامہ کا اطلاق ایسے حشرات پر بھی ہوتا ہے جو جان لیوا ہوں۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ سے فرمایا: ''ابلو ذھبک ھوام راسک'' کیا حسینین سر کے حشرات تکلیف پہنچا رہے ہیں۔ اور لفظ ''لامہ'' خوفناک اور ڈراؤنی چیز کو کہتے ہیں اور نظر بد کو بھی کہتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

الادب و الادیب

زیست کا سامان کر تلوار سے
درد ملت کا مٹانا ہے تجھے
بے کسوں کا کام آنا ہے تجھے
دل محمدؐ سے لگانا ہے تجھے
عزت دو قرنیہ پانا ہے تجھے
دہر کے ناموس کو خنجر سے کاٹ
غرب کے دستور کا خنجر سے کاٹ
جانب منزل قدم کرتے ہوئے
موسنوں کے غم کو کم کرتے ہوئے
عدل کا اونچا علم کرتے ہوئے
دست قاتل کو قلم کرتے ہوئے

(اکبر وارثی آلہ آبادی شہید)

زندگی کے ساز سے غافل نہ ہو
نغمہ موزوں ساز سے غافل نہ ہو
قلب کی آواز سے غافل نہ ہو
کھول پر پرواز سے غافل نہ ہو
منتظر آسمان کر تلوار سے

☆.....☆.....☆

بزم القلم

مشترکہ ایڈیٹر حضرت روزہ القلم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبوب عالم اشبار اللہ رحمہ رشتہ بزمی آپ ثواب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے..... رنگ اور اور دیگر مضامین سے مجایہ خوبصورت گلدستہ سجانے کے بذات کا سامان ہوتا ہے۔

مدینہ طیبہ کی مبارک کے سبتوں کا تین ہیں ناسیدی کے گلنا

ٹوپ تدبیروں میں مسجد کا چراغ اور دے کے دلوں کا صرم ہے۔

لفظ لفظ خوشبو حرف حرف معطر، غرض پرشارہ پھول کلیاں اور مشک وعنبر بالخصوص رنگ وزیبا رنگ لب کی دوا اور تیقم ارواح کی غذا ہوتا ہے، ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کے راستے یہ اخبار عالم پر بوئی ضوء نشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پر منزلیں طے کرتا جاتا جائے۔

''آمین''

والسلام

(عبدالرحیم، خانیوال)

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

اتمامِ حُجّت

استقامت کے کہتے ہیں؟.....
کشمیری قوم جو کچھ کر رہی ہے.....
اور اڈھائی، بے حیائی، بے حیائی کے کہتے ہیں؟.....
جو ہماری حکومت کر رہی ہے
اسے.....
کشمیریوں میں جاری تحریک کو مدن مکمل ہونے کے مگر کشمیریوں کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اور ان کا عزم کمزور پڑتا دکھائی دیتا ہے.....
کرفیو رواں ہے.....
بیلٹ گنوں کی تباہ کاریاں جاری ہیں.....لاشیں گر رہی ہیں.....
دنیوں کی بہتات ہے، لیکن ادارے بند ہیں، مساجد پر تالے ہیں، اذان وٹمازپر پابندی ہے، مرکزی جامع مسجد میں نماز ہوا ہو رہی۔ اشیائے ضرورت کی شدید قلت ہے۔ میڈیا میں خبروں کا بلیک آؤٹ نافذ ہے... لیکن کشمیری مسلمان اپنی جگہ، جم کر کھڑے ہیں اور اپنے مطالبے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہو رہے۔
بھارت اپنا جبر بے استقلال کے دیکھ چکا ظلم، ہتھکنڈے کا جبر زیر بھی اور ہر مقابلے پسند ایسی مرضی کا نتیجہ حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل کشمیر کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں ایمانی آزادی نصیب فرمائے۔ اس بار ان کی تحریک اپنی کامیابی کا شکار نہ ہو اپنے ایمانی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔
ادھر پاکستان کی ناعاقبت اندیش حکومت مسلسل ایسے اقدامات میں مشغول ہے جن کے لئے بے عقلی، ڈھٹائی، بے حیائی، بے شرمی، بے حسی جیسے الفاظ ناکافی ہیں۔ کشمیر کے حوالے سے بات محض زبانی جمع خرچ سے آگے نہ بڑھتی تھی نہ بڑھی۔ جبکہ بھارت کا رویہ اُس کے خالفانہ اور اعتقادات کا عمل مسلسل جاری ہے۔ شاید دنیا بھر میں دفن دیجیے کا مقصد مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنا نہیں تھا، لیکن آقاؤں کے پیغام اور کو پوری قوم کا یہ ذہن بنانا تھا کہ پاکستان کے لئے بنیاد پرستی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ بڈھ نے واپس آکر قوم کو یہ تو نہ سنائی کہ قومی خزانے کے کروڑوں روپے برباد کر دیے گئے جانے والے ان دوروں سے کشمیر کاز کو کس قدر فائدہ پہنچایا گیا صرف یہی رونا سامنے آتا رہا کہ دنیا مجاہدین کی موجودگی کی وجہ سے اعتباری بات سننے پر آمادہ نہیں اس لئے اب باقی سارے کام چھوڑ کر حکومت کو یہ کام کرنا چاہیے۔ کاش عقل کے اندھے یہ نہ سمجھ سے اتنا ہی دیکھ لیتے کہ ان کے ان طوفانی دوروں کو ہندوستان نے اس قدر اہمیت بھی نہیں دی کہ اس کے بارے میں ایک چھوٹی سی خبر انڈین میڈیا پر لگ جاتا یا کسی ایک ٹاک شو میں چند منٹ تجزیے کا موضوع بن سکتی جبکہ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے ہر بیٹے کشمیر کے حوالے سے لکھے جانے والے چند الفاظ کی دنوں تک انڈین میڈیا پر بلاناغہ گونجتے رہتے ہیں اور پوری دنیا تک کشمیر کا مقدمہ پہنچا دیتے ہیں۔
وزیر اعظم کے کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ اور عالمی فورمز پر کیے ہوئے الفاظ کو میڈیا پر چند لمحوں کی پذیرائی نہیں ملی اور نہ کوئی جنبش ہوتی جا رہی ہے جبکہ کشمیر کے طول وعرض میں بیٹھے والی ایک کوئی مخلصوں تسلسل کے ساتھ مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرتی ہے، لیکن سب بے کار ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں جنرل فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم اپنی اراضی کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں اور نہ دوسرے ملکوں میں مداخلت کرتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں ہمارے عسکری مشیروں کی موجودگی اسلامی انقلاب کی ترویج وتشاعت اور اس کے نفاذ کے لیے ہے۔ ان کا اشارہ ایران میں سنہ 1979ء میں برپا ہونے والے آیت اللہ خمینی کے انقلاب کی جانب تھا جسے ایران مسلسل دوسرے ملکوں پر مسلط کرنے کی سازشیں بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ غیر آزاد ذرائع کا کہنا تھا کہ ہم آیت اللہ علی خمینی کے اعکانات پر کھل رہی ہیں۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری ذمہ داری اور انقلاب خمینی کا تقاضا ہے۔ ایرانی فوج کے سابق سربراہ کا کہنا تھا کہ ان کا ملک عراق، شام، یمن، بحرین اور لبنان میں مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری رکھے گا کیونکہ یہ اسلامی انقلاب کا تقاضا ہے۔"
کون نہیں جانتا کہ ایران جس ولایت فقیہ کے نظریے کا حامل ہے وہ ہرگز اسلامی نظریہ نہیں ہے اور ایران کے خمینی رہنما نے جس انقلاب کا علم بلند کیا تھا وہ ہرگز اسلامی انقلاب نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جس رفاضیہ وشیعیت سے تعلق رکھتے ہیں اسے عالم اسلام نے مجموعی طور پر غیر اسلامی کہہ کر مسترد قرار دیا ہے۔
لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ایران نے اس وقت چار اسلامی عرب ممالک عراق، شام، یمن اور لبنان کو اپنا جاگیر سمجھ رکھا ہوا ہے اور ان کے دارالحکومتوں بغداد، دمشق، صنعا اور بیروت پر کھلی انہی کا قبضہ ہے اور وہ ایک مسلسل کے ساتھ اپنے غیر اسلامی، مذہبی نظریے کی ترویج اور اشاعت کے لیے پوری طرح سعی جدوجہد کرتے ہوئے تخریب کاری میں لگے ہوئے ہیں کہ اس پر مسلم ممالک میں جو اتحاد واتفاق اور اس کے آگے بند باندھنے کی کوشش ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہوئی اور کوئی عالمی طاقت بھی اسے اپنے لیے خطرہ جان کر اس ان کا راستہ نہیں روک رہی لیکن اگر ایک کشمیر یا افغانستان میں اپنی حریت اور اسلامی تہذیب وحکومت کے قیام ودفاع کے لیے جو لوگ کھڑے ہوں تو انہیں بیک جنبش سب کی طرف سے دہشت گرد اور عالمی دنیا کے امن کے لیے خطرہ قرار دیا جاتا ہے، اور پھر تمام عالمی طاقتیں مل کر انہیں نیست ونابود کرنے کی جدا کوششیں کرتی ہیں۔
مگر یہ ایرانی دہشت گردی کا عفریت مسلسل اسلامی ممالک کو نگل رہا ہے، سنیوں کا بے دریغ قتل کر رہا ہے، ان کے حلاقوں کو کھنڈر بنا رہا ہے، آبادیوں کو تہس نہس کر رہا ہے، اسلامی شعائر کو مسمار اور رافضی مجوسی مذہب کے شعائر کو بلند کر رہا ہے، اور اس کے باوجود بھی سب اس پر خاموش ہیں۔ ہائے افسوس
واقعہ رہے کہ یہ باتیں محض جذباتی نہیں بلکہ ایران جس طرح بے دریغ اپنی مداخلت جاری رکھے ہوئے اس کے اعداد وشمار اور تلخ نقل وعمل انتہائی حیران کن ہے۔ چند فوری اقدام ملاحظہ ہو:
اشاعت کی جانکہ۔ ایک سوال کے جواب میں جنرل فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم اپنی اراضی کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں اور نہ دوسرے ملکوں میں مداخلت کرتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں ہمارے عسکری مشیروں کی موجودگی اسلامی انقلاب کی ترویج وتشاعت اور اس کے نفاذ کے لیے ہے۔ ان کا اشارہ ایران میں سنہ 1979ء میں برپا ہونے والے آیت اللہ خمینی کے انقلاب کی جانب تھا جسے ایران مسلسل دوسرے ملکوں پر مسلط کرنے کی سازشیں بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ غیر آزاد ذرائع کا کہنا تھا کہ ہم آیت اللہ علی خمینی کے اعکانات پر کھل رہی ہیں۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری ذمہ داری اور انقلاب خمینی کا تقاضا ہے۔ ایرانی فوج کے سابق سربراہ کا کہنا تھا کہ ان کا ملک عراق، شام، یمن، بحرین اور لبنان میں مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری رکھے گا کیونکہ یہ اسلامی انقلاب کا تقاضا ہے۔"
کون نہیں جانتا کہ ایران جس ولایت فقیہ کے نظریے کا حامل ہے وہ ہرگز اسلامی نظریہ نہیں ہے اور ایران کے خمینی رہنما نے جس انقلاب کا علم بلند کیا تھا وہ ہرگز اسلامی انقلاب نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جس رفاضیہ وشیعیت سے تعلق رکھتے ہیں اسے عالم اسلام نے مجموعی طور پر غیر اسلامی کہہ کر مسترد قرار دیا ہے۔
لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ایران نے اس وقت چار اسلامی عرب ممالک عراق، شام، یمن اور لبنان کو اپنا جاگیر سمجھ رکھا ہوا ہے اور ان کے دارالحکومتوں بغداد، دمشق، صنعا اور بیروت پر کھلی انہی کا قبضہ ہے اور وہ ایک مسلسل کے ساتھ اپنے غیر اسلامی، مذہبی نظریے کی ترویج اور اشاعت کے لیے پوری طرح سعی جدوجہد کرتے ہوئے تخریب کاری میں لگے ہوئے ہیں کہ اس پر مسلم ممالک میں جو اتحاد واتفاق اور اس کے آگے بند باندھنے کی کوشش ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہوئی اور کوئی عالمی طاقت بھی اسے اپنے لیے خطرہ جان کر اس ان کا راستہ نہیں روک رہی لیکن اگر ایک کشمیر یا افغانستان میں اپنی حریت اور اسلامی تہذیب وحکومت کے قیام ودفاع کے لیے جو لوگ کھڑے ہوں تو انہیں بیک جنبش سب کی طرف سے دہشت گرد اور عالمی دنیا کے امن کے لیے خطرہ قرار دیا جاتا ہے، اور پھر تمام عالمی طاقتیں مل کر انہیں نیست ونابود کرنے کی جدا کوششیں کرتی ہیں۔
مگر یہ ایرانی دہشت گردی کا عفریت مسلسل اسلامی ممالک کو نگل رہا ہے، سنیوں کا بے دریغ قتل کر رہا ہے، ان کے حلاقوں کو کھنڈر بنا رہا ہے، آبادیوں کو تہس نہس کر رہا ہے، اسلامی شعائر کو مسمار اور رافضی مجوسی مذہب کے شعائر کو بلند کر رہا ہے، اور اس کے باوجود بھی سب اس پر خاموش ہیں۔ ہائے افسوس
واقعہ رہے کہ یہ باتیں محض جذباتی نہیں بلکہ ایران جس طرح بے دریغ اپنی مداخلت جاری رکھے ہوئے اس کے اعداد وشمار اور تلخ نقل وعمل انتہائی حیران کن ہے۔ چند فوری اقدام ملاحظہ ہو:

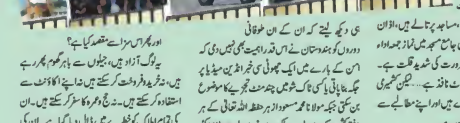

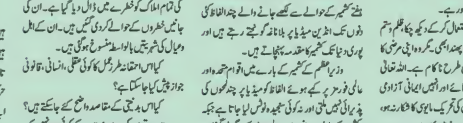

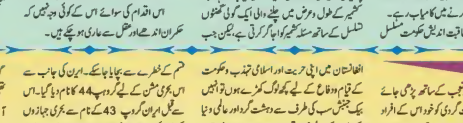

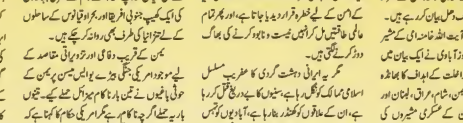

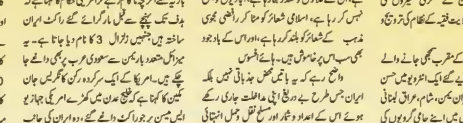

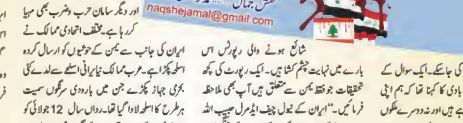

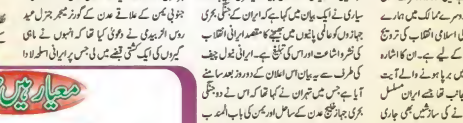

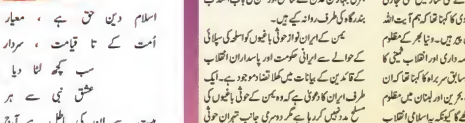

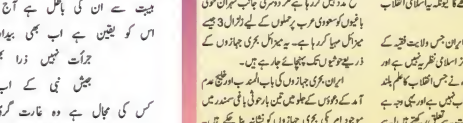

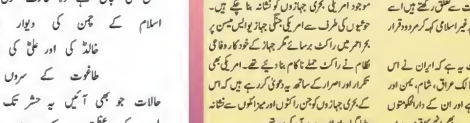

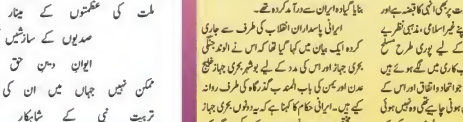

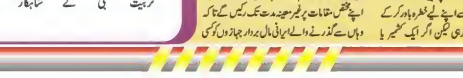

ایرانی تخریب کاری کا عفریت

نقش جمال ..... مفتی جمال قاسمی
naqshejamal@gmail.com

شائع ہونے والی رپورٹس اس بارے میں نہایت تفہیم کشا ہیں۔ ایک رپورٹ کی کچھ تفصیلات جو تقریباً یمن سے متعلق ہیں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ "ایران کے نجل بنیف ایڈمرل سیف اللہ سیاری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایران کے جنگی بحری جہازوں کو عالمی پانیوں میں تعینات کا مقصد ایرانی انقلاب کی نشر واشاعت اور اس کی تبلیغ ہے۔ ایرانی نجل بنیف کی طرف سے یہ بیان اس اعلان کے دو روز بعد سامنے آیا ہے، جس میں تہران نے کہا تھا کہ اس نے دو جنگی بحری جہاز خلیج عدن کے ساحل اور یمن کی باب المندب بندرگاہ کی طرف روانہ کیے ہیں۔
یمن کے ایران نواز حوثی باغیوں کو اسلحہ کی سپلائی کے حوالے سے ایرانی حکومت اور پاسداران انقلاب کے قائدین کے بیانات میں کھلا تضاد موجود ہے۔ ایک طرف ایران کا بحری بیڑہ یمن کے حوثی باغیوں کی مسلح مدد کیلئے کھڑا ہے تو دوسری جانب تہران حوثی باغیوں کو سعودی عرب پر حملوں کے لیے ڈرون 3 جیسے میزائل مہیا کر رہا ہے۔ یہ میزائل بحری جہازوں کے ذریعے حوثیوں تک پہنچائے جا رہے ہیں۔
ایران بحری جہازوں کی باب المندب اور خلیج عدم آمد کے محرکوں کے جلو میں تین یا حوثی باغی سمندر میں موجود امریکی بحری جہازوں کو نشانہ بنا چکے ہیں۔ حوثیوں کی طرف سے امریکی جنگی جہاز لیوئس میسن پر بکثرت میں راکٹ برسائے مگر جہاز کے خود کار دفاعی نظام نے راکٹ حملے ناکام بنا دیئے تھے۔ امریکی بھی تحمل اور اصرار کے ساتھ یہ حوثی کر رہے ہیں کہ اس کے بحری جہازوں کو یمن، راکٹوں اور میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا وہ ایران سے وارد کردہ تھے۔
ایرانی پاسداران انقلاب کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ اس نے اندو جنگی بحری جہاز اور اس کی مدد کے لیے بوشہر بحری جہاز خلیج عدن اور یمن کی باب المندب کی گزرگاہ کی طرف روانہ کیے ہیں۔ ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ یہ دونوں بحری جہاز اپنے مختص مقامات پر غیر معینہ مدت تک رکیں گے تاکہ وہاں سے گذرنے والے ایرانی مال بردار جہازوں کو کسی حتم کے خطرے سے بچایا جا سکے۔ ایران کی جانب سے اس بحری مشن کے لیے کم وبیش 44 کام ہوئے ہیں۔ اس سے قبل ایران گروپ 43 کے نام سے بحری جہازوں کی ایک کیمپ جنوبی افریقہ اور بحر الاقیانوس کے مساحلوں کے لیے متواتر اپنی طرف سے روانہ کر چکے ہیں۔
یمن کے قریب وقائی اور تردد ورانی مقاصد کے لیے موجود امریکی جنگی بیڑے یو ایس میسن پر یمن کے حوثی باغیوں نے تین بار ناکام میزائل حملے کیے۔ تین بار یہ حملے اگرچہ ناکام رہے مگر امریکی حکام کا کہنا ہے کہ بلاشک پہنچے ہی تھے مار گرائے گئے راکٹ ایران ساختہ ہیں جنہیں ٹرمال 3 کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ میزائل متعدد بار یمن سے سعودی عرب پر بھی داغے جا چکے ہیں۔ امریکا کے ایک سرکردہ رکن کانگریس جان کیمبن کا کہنا ہے کہ خلیج عدن میں کمزور امریکی جہازوں یمن میں پر دراکت داغنے کے واقعات اور ایران کی جانب سے حوثیوں کو فراہم کیے گئے تھے۔ ان حملوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایران حوثی باغیوں کی ہر ممکن طرح مدد کر رہا ہے۔ باغیوں کو بلیسٹک میزائل تک فراہم کیے جا رہے ہیں تاکہ اتحادی ممالک کو ان سے نشانہ بنایا جا سکے۔
ایران کی جانب سے حوثی باغیوں کو نہ صرف بلیسٹک میزائل فراہم کیے جا رہے ہیں بلکہ سعودی عرب کی قیادت میں سرکرہ عرب اتحاد کو نشانہ بنانے کے لیے ایران اپنے مال بردار جہازوں کے ذریعے حوثیوں کو ہلکے اور درمیانے درجے کے جنگی ہتھیار اور دیگر سامان حرب وضرب بھی مہیا کر رہا ہے۔ مختلف اتحادی ممالک نے ایران کی جانب سے یمن کے حوثیوں کو اسلحہ کی ترسیل کو روکنے کی کوشش کی ہے۔